رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲

الحکم

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

بیشک خدا کسی قوم کی حالت تبدیل نہیں کرتا جب تک وہ قوم اپنی حالت تبدیل نہ کرے

۲۸ فروری ۱۹۱۱ء

جلد ۱۵ نمبر

(قادیان دار الامان)

شرح قیمت جو ہر حالمیں پیشگی لیجائیگی

عوام سے ... ۳ؔ

خواص سے ... ۵ؔ

ہندوستان سے باہر ... ۷ؔ

غیر مذاہب اور غیر مستطیع احباب سے صرف ۱۲

قادیان دار الامان کے کارخانہ انوار احمدیہ سے ہر انگریزی مہینے کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو شایع ہوتا ہے

انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب مالک و ایڈیٹر و پرنٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

جملہ احباب اور ناظرین پر واضح ہو کہ اس عاجز نے ۱۹۰۹ء میں چندہ مسجد و ہسپتال کے لئے پنجاب میں ایک طویل سفر کیا تھا جسکا ذکر میں لکھا ہے۔ جسکا نام سفرنامہ نمبر ا ہے پھر ۱۹۱۰ء میں ایک دوسرا لمبا سفر ہندوستان کیطرف جو قادیان سے کلکتہ تک اور کلکتہ سے حیدرآباد دکن تھا۔ اور وہاں سے بمبئی ہو کر واپس ہوا جس کا حال سفرنامہ نمبر ۲ میں منظوم ہے۔ جو انشاء اللہ تعالےٰ یکم مارچ ۱۹۱۱ء تک شایع ہو جائیگا۔ لیکن ان دو طویل سفروں کے درمیان چند اور بھی چھوٹے چھوٹے سفر وصولی چندہ کے لئے اس عاجز نے کئے تھے۔ جن کو منظوم نہیں کیا انکا حال اس جگہ تحریر ہوتا ہے۔ اول قادیان سے کپور تھلہ گیا اور وہاں سے کچھ چندہ وصول کر کے جالندھر پہنچا۔ وہاں اسوقت کچھ نہ ہوا۔ وہانسے حاجی پور گیا۔ وہاں بھی حبیب الرحمٰن صاحب کی کوشش سے چندہ ملگیا۔ پھر وہاں سے لودہانہ گیا جہاں بعض احباب مجھ سے متفق نہ ہوئے اور نہ انہوں نے چندہ دیا۔ بلکہ ان کے اثر سے اور لوگوں نے بھی سستی کی۔ بہر حال چندہ ہوگیا۔ وہاں سے بندہ مالیر کوٹلہ گیا۔ لیکن کوٹلہ کی مٹی میں جان نہیں وہاں سے کچھ وصول نہ ہوا۔ وہاں کے سکرٹری نے وعدہ کیا تھا لیکن ہنوز وفا نہیں فرمایا۔ غرضیکہ کوٹلہ سے ناکام لودہانہ واپس ہو کر انبالہ پہنچا۔ اور بابو عبد الرحمٰن صاحب کلرک خزانہ کے ہاں ٹھیرا۔ وہ نہایت خاطر سے پیش آئے۔ اور چندہ بھی حسب مقدور دیا۔ اور مجھے ساتھ لیکر دوسرے روز توپخانہ گئے۔ وہانسے چندہ لیکر چھاونی میں شب باش ہوئے۔ وہاں سے بھی چندہ لیا۔ اور شب کو ایک احمدی ڈاکٹر صاحب کے ہاں مقیم ہوئے۔ اتفاقاً یہ عاجز اپنے قدیم آشنا بابو احمد ہارون صاحب سے ملنے گیا جو وہاں محکمہ نہر میں ہیڈ کلرک ہیں۔ جب انہیں معلوم ہوا کہ یہ عاجز چندہ عمارک مسجد و ہسپتال وغیرہ کے لئے نکلا ہے۔ انہوں نے فوراً پانچ روپے مجھے دیئے۔ حالانکہ صاحب موصوف احمدی نہیں ہیں۔ یہاں مجھے یاد آیا کہ لودہانہ میں بھی میاں عبد الکریم صاحب ہیڈ کلرک نہر نے جو عاجز کے پرانے ملاقاتی ہیں مبلغ دو روپیہ عنایت کئے تھے۔ اس سے لودہانہ کے نادہند صاحبان کو نصیحت اور عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔ کہ بعض غیر احمدی بھی قادیان کے کاموں میں شریک ہوں اور وہ احمدی ہو کر دریغ فرماویں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

انبالہ چھاونی سے بندہ سہارنپور میں پہنچا۔ اور مولوی عبد العزیز صاحب کے ہاں ٹھیرا ان سے چندہ لیکر سہارنپور کے مشہور باغ میں ایک احمدی کے ہاں گیا۔ کھانا کھا کر اور چندہ لیکر مظفر نگر گیا۔ وہاں اتفاق سے دو تھانیدار بھی آگئے تھے۔ وہاں سے چندہ وصول کر کے میرٹھ پہونچا وہاں مجھے لطف نہ آیا۔ سکرٹری صاحب گھر پر موجود نہ تھے۔ پنجابی احباب نے اچھا چندہ دیا۔ لیکن ہندوستانیوں نے بطور تبرک کچھ دیا۔ جس سے میرا دل خوش نہیں ہوا۔ بلکہ افسوس ہوا۔ دعوت کے وقت تو انہوں نے میزیں لگائیں۔ اور بڑا تکلف کو کہلایا لیکن دیتے وقت خدا جانے کیا ہوگیا ہے مجھے مثال یاد آئی۔ خوان بڑا خوانپوش بڑا بیچ میں دیکھو تو آدھا پڑا۔ بہر حال وہاں سے رخصت ہو کر دلی گیا۔ اور دلی میں کچھ تھوڑا چندہ ہوا۔ وہانسے واپس لاہور آیا اس جگہ سے قصور گیا قصور کے احباب نے بھی خوشی سے چندہ دیکر رخصت کیا۔ پھر واپس لاہور آیا۔ اور کچھ میاں میر سے بھی لیا۔ اور لاہور سے بدھیار میں گیا جو متصل اٹاری ایک گاؤں ہے۔ وہاں سے چندہ وصول کر کے سید ہاسنار علاقہ کپور تھلہ میں گیا۔ جہاں مولوی محمد علی صاحب سکرٹری صاحب صدر انجمن کا وطن ہے ان کے والد صاحب سے ملکر چندہ حاصل کیا۔ وہاں سے واپس ہو کر قادیان واپس آیا۔ یہاں جلسہ سالانہ میں شریک ہوا۔ تھوڑے عرصہ کے بعد پشاور جانیکا اتفاق ہوا تو وہاں سے واپسی پر جموں کا ٹکٹ اور جموں پہنچا۔ وہاں سلسلہ جماعت درہم برہم پایا کچھ محبت نہ دیکھی۔ مگر مجھ سے احباب بمحبت پیش آئے اور ہمیشہ کی بھی عنایت کے مطابق شیخ علی محمد صاحب کے مکان پر ٹھیرا تھا۔ وہاں مجھے بہت آرام ملا۔ واپسی کے وقت سیالکوٹ میں سید حامد شاہ صاحب و دیگر احباب کے ملنے کو اترا ایک روز ٹھیرا وہاں سے مجھے بے طلب اس دفعہ ایک سو روپیہ مل گیا۔ میرا ارادہ مانگنے کا نہ تھا۔ اس پر مجھے یہ مثال یاد آئی۔

بے مانگے موتی ملیں اور مانگے ملے نہ بھیک

وہاں سے مڑ کر لاہور ہوتا ہوا قادیان پہنچا۔ اور یہ چھوٹے چھوٹے سفر ختم ہوئے۔

فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ۔

میر ناصر نواب ۱۵ فروری ۱۹۱۱ء از قادیان دار الامان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلامی یونیورسٹی

حامداً و مصلیاً

ہم مسلمانان ہندوستان کیلئے ۱۹۱۱ء یا ۱۳۲۹ھ کیسا مبارک سال ہے۔ جس میں مرحوم سر سید احمد خان بہادر کے پرانے خواب (اسلامی یونیورسٹی) کی تعبیر کا آغاز ہوگیا۔ کون خیال کرتا تھا کہ مسلمان اس قدر دلی جوش کیساتھ ایک اسلامی یونیورسٹی قایم کرنے کے لئے اتنی جلد آمادہ اور مستعد ہو جائیں گے۔ مگر خداوند تعالےٰ جب کسی کام کو کرنا چاہتا ہے تو اس کے سامان ہی جلد نظر آتے ہیں۔ اسلامی یونیورسٹی کی ایسی عام تحریک جو اس وقت ہندوستان کی اسلامی آبادی میں پائی جاتی ہے۔ ہمیں بتاتی ہے کہ اسکا تعلق ارادۂ الٰہی کیساتھ ہے جو پورا ہو کر رہیگا۔ ہمیں اس نعمت عظمےٰ کے حاصل کرنے کیلئے پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ اور دنیا کو دکھا دینا چاہیئے کہ جس قوم پر سستی کاہلی جہالت کے اعتراضوں کا انبار ہے۔ وہ خدا کے فضل سے اب چست۔ چالاک اور علم دوست قوم بن رہی ہے۔ خداوند تعالےٰ جب کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو سب سے پہلے عام طور پر اس کے اسباب اس دنیا میں پیدا کرتا ہے (اذا اراد اللہ شیئاً ھیّأ اسبابہ) یعنے جب خدا کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے اسباب مہیا کر دیتا ہے۔ ٹھیک اسی سنت الٰہی کے مطابق اس وقت بھی ایسا ہی ہو رہا ہے۔ ایک طرف تو حضور ملک معظم قیصر ہند کے جشن تاج پوشی کا غلغلہ بلند ہوا۔ اور دوسری طرف ہماری قوم کے پرنس ہز ہائینس سر آغا خان بالقابہ نے اسلامی یونیورسٹی کی تکمیل کا ارادہ کر کے کم سے کم بیس لاکھ روپیہ کے فراہم کرنے کیلئے تمام ہندوستان میں بذات خود سفر کرنا شروع کر دیا۔ جس سے تمام مسلمانان ہندوستان کے دلوں میں وہ روح چمک اٹھی جس کے دیکھنے کا شوق ہر ایک قوم کے بہی خواہ کے دلمیں تھا۔ اور جسکے دیکھنے آرزو مرحوم سر سید افسوس ہے کہ اپنے ساتھ لیگئے۔ میرے عزیز و بزرگو! اب صرف کام کا وقت ہے۔ اٹھو اور اس ارادۂ الٰہی کو پورا کر کے دنیا کو دکھا دو۔ کہ تم میں وہی روح ابتک باقی ہے جو تمہارے اسلاف میں تمہارے مقدس دین اسلام نے ودیعت کی تھی۔ اور ان قوموں کو جو آج دنیا میں زندگی کا دعوےٰ کرتی ہیں۔ اپنے طریق عمل سے یہ سمجھا دو کہ حجازی رسول (ارواحنا فداہ) کی پاک اور روحانی تعلیم جو ہر ایک مسلمان کے دل میں ہے۔ کس طرح مشکل سے مشکل کاموں کو آسان کر دیتی ہے۔

میرے بھائیو! میری آخری عمر کی صرف ایک بڑی تمنا یہ ہے کہ اب تم میں سے ہر ایک شخص اپنا یہ فرض سمجھ کر کہ اسلامی یونیورسٹی کو اسے تکمیل کرنا ہے اپنی پوری کوشش چندہ کی فراہمی میں صرف کرے۔ اور تاج پوشی کے مبارک جشن سے پہلے کم سے کم بیس لاکھ روپیہ فراہم کر کے اپنی قومی زندگی کا عملی ثبوت دیدے۔

ہر کارے کہ ہمت بستہ گردد
اگر خارے بود گلدستہ گردد

خاکسار مشتاق حسین آنریری سکرٹری تکمیل محمڈن یونیورسٹی علیگڈھ
۱۱ فروری ۱۹۱۱ء

ذکر حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام

کبھی کبھی حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ملفوظات اس عنوان سے الحکم میں درج ہوجاتے ہیں۔ آج ۲۶ فروری ۱۹۱۱ء کو میں بعض یادداشتوں کو دیکھ رہا تھا۔ میرے دل میں آیا کہ اس مرتبہ ناظرین کو ذکر حبیب ہی سے خوش کروں۔ (ایڈیٹر)

حضرت مسیح موعودؑ کی روحانی تربیت

ابتدائی ایام میں جبکہ ابھی آپ نے مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ نہیں کیا تھا۔ ایک مرتبہ آپ لودہانہ میں مقیم تھے۔ ایک مولوی صاحب نے آپ سے سوال کیا۔ کہ جس مقام پر اب آپ پہونچے ہیں۔ یہاں تک پہونچنے میں کسقدر منزلیں سلوک کی آپ نے طے کیں۔ اور ہر ایک منزل پر کیا دیکھا؟ فرمایا:۔ اگر کوئی شخص ڈاک گاڑی میں سوار ہو اور کلکتہ سے پشاور پہونچ جاوے۔ اور اس سے پوچھا جاوے۔ کہ راہ میں کونسا تکیہ آیا اور تو نے کیا دیکھا وہ کیا بتا سکیگا۔ اسی طرح مجھے اللہ تعالےٰ نے مجھے خود اپنے فضل سے اپنی طرف کھینچ لیا اور ایسے طور پر کھینچ لیا۔ کہ ریاضت اور مشقت سے اتنی جلدی یہ منزل طے نہیں ہوسکتی۔ یہ تو جذبہ الٰہی ہے۔

پھر اس نے پوچھا کہ اس منزل پر پہونچکر آپ کو کیا فائدہ حاصل ہوا۔ فرمایا:۔ میرا ایمان اتنا قوی ہوگیا ہے۔ کہ میں تبلیغ حق میں کسی سے نہیں ڈر سکتا۔

یہ قوت ایمانی کیا ظاہر کرتی ہے؟ یہی کہ آپ ماموں من اللہ تھے۔ کیونکہ کسی دوسرے کو یہ قوت نہیں ملسکتی اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ پر توحید کا اتنا غلبہ تھا کہ دوسری تمام ہستیاں فی الواقعہ ہیچ تھیں۔ اور کوئی طاقت اور قوت آپ کے اس جوش تبلیغ کو دبا نہیں سکتی تھی۔ پھر واقعات نے بتایا ہے۔ کہ آپ اس میدان کے کیسے مرد کامل ثابت ہوئے۔ اپنوں نے اور غیروں نے ملکر ہر قسم کی ایذا رسانی اور تکلیف دہی کی کوشش کی۔ مگر آپکا قدم آگے ہی بڑھتا گیا۔

حضرت مسیح موعودؑ اور قومی ترقی

ایک مرتبہ جناب خواجہ کمال الدین صاحب نے آپ کے حضور جاپان میں تبلیغ اسلام کا سلسلہ چھیڑا۔ ان ایام میں آریہ لوگ ایک مشن جاپان میں بھیجنا چاہتے تھے۔ اور ڈی اے۔ وی۔ کالج میں ایک جماعت جاپانی زبان کے لئے کھولی گئی تھی۔ ان تمام تحریکات کو پیش کرکے عرض کی گئی کہ اگر مناسب ہو تو سلسلہ حقہ کی اشاعت کے لئے جاپان میں تجویز کی جاوے۔ اسپر ایک لمبی تقریر فرمائی جس کے بعض حصے یہ ہیں۔

فرمایا:۔ ہر نبی اور رسول کا آخری زمانہ اس کے سلسلہ کی نصرت کا وقت ہوتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پہلا بہت سا حصہ مصائب اور تکالیف میں گذرا۔ انتہا اور فتوحات اور نصرت کا زمانہ آپؐ کی عمر کا آخری حصہ ہی تھا۔ ہم بھی اپنی عمر کا بہت سا حصہ طے کرچکے ہیں۔ اور زندگی کا کچھ اعتبار نہیں اب خدا کے وعدوں کے پورا ہونے کے دن ہیں ہماری حالت وہ ہے کہ عدالت میں مدت سے کسی کا مقدمہ پیش ہے۔ اور اب فیصلہ کے دن قریب ہیں۔ ہمیں مناسب نہیں کہ اور طرف توجہ کرکے اس فیصلہ میں گڑبڑ ڈالدیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس فیصلہ کو دیکھ لیں۔ اس ملک میں جو جماعت طیار ہوئی ہے۔ ابھی تک وہ بہت ہی کمزور ہے۔ بعض ذرا سے ابتلا سے ڈر جاتے ہیں اور لوگوں کے سامنے انکار کر دیتے ہیں۔

فرمایا:۔ فی الحال موجودہ معاملات میں ہی توجہ اور دعا کی بہت ضرورت ہے۔ اور ہم خدا پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ کہ معاملہ دور جا پڑیگا نہیں ایسے معاملات میں آریوں کے ساتھ ہماری کوئی مناسبت نہیں ہوسکتی۔ وہ قوم کو بڑھانا چاہتے ہیں اور

ہم دنیا میں تقویٰ اور نیکی کو قائم کرنا چاہتے ہیں

اگر ہم آریوں کی نقل کرنا چاہیں تو انکی پیروی ہمارے لئے منحوس ہوگی۔ اور ہم تحریک کرنے والے گویا وہی ٹھیریں گے۔ اگر خدا تعالےٰ نے جاپانی قوم میں کسی تحریک کی ضرورت سمجھے گا۔ تو خود ہم کو اطلاع دیگا۔ عوام کے واسطے امور پیش آمدہ میں استخارہ ہوتا ہے اور ہمارے واسطے نہیں۔ جب تک پہلے سے خدا تعالیٰ کا منشا نہ ہو ہم کسی امر کیطرف توجہ کر ہی نہیں سکتے۔ ہمارا دارو مدار خدا تعالےٰ کے حکم پر ہے انسان کی اپنی کی ہوئی بات میں اکثر ناکامی ہی حاصل ہوتی ہے۔ اگر خدا چاہیگا تو اسی ملک میں طالب اسلام پیدا کردیگا۔ جو خود ہماری توجہ کرالیگا۔ اب آخری زمانہ ہے۔ ہم فیصلہ سننے کے انتظار میں ہیں۔

ہاں سب سے زیادہ ضروری بات یہ ہے

کہ میں اپنی جماعت کے سب لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ یہ دن بہت نازک ہیں۔ خدا سے ہراساں و ترساں رہو۔ ایسا نہ ہو کہ سب کیا ہوا برباد ہوجاوے۔ اگر تم دوسرے لوگوں کی طرح بنوگے۔ تو خدا تم میں اور انمیں کچھ فرق نہ کرے گا۔ اور اگر تم خود اپنے اندر نمایاں فرق پیدا نہ کروگے۔ تو پھر خدا بھی تمہارے لئے کچھ فرق نہ رکھیگا۔ عمدہ انسان وہ ہے۔ جو خدا کی مرضی کیموافق چلے۔ ایسا انسان ایک بھی ہو تو اسکی خاطر ضرورت پڑنے پر خدا ساری دنیا کو بھی غرق کردیتا ہے۔ لیکن اگر ظاہر کچھ اور ہو اور باطن کچھ اور تو ایسا انسان منافق ہے۔ اور منافق کافر سے بدتر ہے۔ سب سے پہلے دلوں کی تطہیر کرو۔ مجھے سب سے زیادہ اسبات کا خوف ہے۔ ہم نہ تلوار سے جیت سکتے ہیں۔ اور نہ کسی اور قوت سے

ہمارا ہتھیار صرف دُعا ہے اور دلوں کی پاکیزگی

اگر ہم اپنے آپ کو درست نہ کرینگے تو ہم سب سے پہلے ہلاک ہونگے اگر خدا نہ چاہے تو جاپان میں کیا رکھا ہے۔ نہ تو زبان سیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ دانستہ آیا لکا ہو۔ اگر ہمیں خدا کا حکم ہو تو بغیر زبان سیکھنے کے آج ہی چل پڑیں۔ ہم ایسے معاملات میں کسی مشورہ پر نہیں چلسکتے۔ خدا کے منشاء کے قدم بقدم چلنا ہمارا کام ہے۔

رفع القرآن فی زمان المسیح

۲۸ ستمبر ۱۹۰۵ء کو قبل دوپہر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایک ترک صاحب نے بعض سوالات پوچھے ان کے جواب کے ضمن میں فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس زمانہ کا تاریخی بھی دکھایا تھا کہ اسوقت قرآن مجید اُٹھایا جائیگا ایک صحابی نے آنحضرت صلعم سے پوچھا تھا۔ کہ قرآن مجید کیسے اُٹھ جاویگا۔ آں حضرت صلعم نے فرمایا کہ میں تو تجھے عقلمند سمجھتا تھا۔ اس وقت عام حالت جو ہے بغور نظر کرکے دیکھ لو کہ قرآن مجید اٹھ گیا ہے یا نہیں؟ یہودیوں کی حالت بھی مسیح کے وقت ایسی ہی تھی۔ کہ ان میں قشر التوحید رہ گیا تھا۔ مغز نہیں تھا۔ اب مسلمانوں کی بھی وہی حالت ہورہی ہے۔ توحید کے بھی مراتب ہوتے ہیں۔ صرف اتنا ہی نہیں کہ لا الہ الا اللہ کہدیا اور سمجھ لیا کہ بس توحید کے تمام مراتب طے کرچکے۔ اتنا تو شیطان بھی کہدیتا ہے۔ توحید کا اقرار لفظی و عملی ثابت ہوتا ہے کہ کوئی امر اللہ تعالےٰ کے قول کے خلاف نہ ہو اور انسان اللہ تعالےٰ کی محبت میں فانی ہوجاوے۔

شرک کی دو قسمیں ہیں۔ شرک الجلی اور شرک الخفی۔ شرک الجلی کی مثال عام ہے بت پرستی وغیرہ۔ شرک الخفی یہ ہے کہ انسان کسی شے کی تعظیم اللہ تعالےٰ کیطرح کرے اور اللہ تعالےٰ کیطرح محبت کرے یا خوف کرے یا اسپر توکل کرے غرض کوئی امر جو اللہ تعالےٰ کے لئے جائز اور درست ہے کسی مخلوق کی نسبت تجویز کرنا یہ شرک ہے۔ شرک جلی کرنیوالے لوگ جنوں میں قدرت کا ایمان رکھتے ہیں جنوں میں شفاعت کا مرتبہ یقین کرتے ہیں اور انہیں اذن کے ماتحت نہیں سمجھتے۔ پس بڑا بھاری نقص جو اس وقت مسلمانوں میں پیدا ہوگیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ رفع قرآن ہوگیا۔ وہ یہی ہے کہ توحید تک درست نہیں رہی اور ایمانی اور عملی حالت بالکل گرگئی ہے۔

توراۃ اور قرآن کریم کی تاثیرات

توراۃ کے ذریعہ کامل طور پر تزکیہ نفوس نہیں ہوا۔ یہودیوں کی سنگدلی اور انکی دوسری بداخلاقیاں پورے طور پر دور نہیں ہوئیں۔ قرآن مجید نے تزکیہ نفوس کرکے دکھا دیا۔ اور آنحضرت صلعم کے متعلق یہ دعوےٰ قرآن مجید نے کیا ویزکیہم یعنی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ان کو پاک کرتا ہے۔ اور اسی لئے یہ فرمایا کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یعنے اگر تم چاہتے ہو کہ تم اللہ تعالےٰ کے محبوب ہوجاؤ تو اس کے لئے یہ راہ ہے کہ میری اتباع کرو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الرسل ہیں محض عناد اور حق پوشی ہے کہ آپ کی طرف توجہ نہ کی جاوے۔ پھر قرآن کریم کی تاثیرات دائمی ہیں۔ ہر زمانہ میں اسکے اثمار اور برکات پائے جاتے ہیں۔ یہ سلسلہ بھی اس غرض کیلئے اللہ تعالےٰ نے قائم کیا ہے۔ تاکہ ثابت ہو کہ قرآن مجید کے برکات جاری رہیں۔ کیا توراۃ کے برکات کا کوئی نمونہ اس وقت پایا جاتا ہے؟"

طاعون اور اسکا علاج

ملک میں طاعون پھر شدت سے پھوٹ نکلا ہے۔ مگر افسوس ہے اس پر بھی لوگوں میں وہی غفلت اور بے پرواہی پائی جاتی ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب مرزا بشیر الدین محمود احمد سلمہ الاحد کو اللہ تعالےٰ نے بعض رؤیا اور الہامات کے ذریعہ آگاہ کیا ہے۔ کہ ملک ہی نہیں دنیا کے مختلف حصوں میں خدا تعالےٰ کی یہ قہری تجلی اپنا رنگ دکھانے والی ہے صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ ہر چند میں نے ایسی خوابوں کو چھپایا۔ اور صرف بعض اخص احباب کو اُن سے آگاہ کیا ہے کیونکہ جو شخص مامور نہ ہو وہ اپنی خوابوں کے اظہار کے لئے مامور نہیں ہوتا۔ تاہم چونکہ اللہ تعالےٰ کے برگزیدہ مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی طاعون کے متعلق متواتر شایع ہو چکی ہے۔ اور انبیاء علیہ[م السلام] اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی مسیح موعود کے زمانہ کا اسے نشان قرار دیا ہے۔ اسلئے میں دوستوں کو آگاہ کرتا ہوں کہ وہ اللہ تعالےٰ سے اپنے تعلقات قرب کو مضبوط کریں اور دعاؤں اور استغفار میں لگ جائیں۔ اس مضمون پر ۲۴ فروری ۱۹۱۱ء کے جمعہ میں آپ نے ایک لمبا خطبہ پڑھا۔ اور نہایت دردِ دل اور اخلاص سے بتایا کہ طاعون کا علاج صرف یہی ہے کہ کثرت کیساتھ اللہ تعالےٰ کی تسبیح کرو۔ اور راتوں کو اٹھ اٹھ کر قیام کرو۔ اور دعاؤں کے سلسلہ کو لمبا کرو تو وہ اسباب جو عذاب الٰہی کا موجب ہوئے ہیں جاتے رہیں۔ اگر یہ بات نہ ہوا اور وہ اصل غرض جسکے لئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے پوری نہ ہو۔ تو پھر اللہ تعالےٰ کو کسی وجود کی حاجت نہیں۔ اس خطبہ کے مضمون کو انشاء اللہ العزیز پھر شایع کیا جائیگا۔ اس وقت میری غرض یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس اشتہار کا کچھ حصہ یہاں درج کر دوں۔ جو طاعون کے علاج کے متعلق آپ نے دیا تھا۔ پبلک کا حافظہ کمزور ہوتا ہے۔ اس کو تازہ کرنے کے لئے اس اعلان کی تجدید ضروری ہے۔ اس لئے امید کیجاتی ہے کہ ناظرین اسے پڑھ کر فائدہ اٹھائیں گے۔ حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی نے یہاں قادیان میں صدقات اور دعاؤں کیطرف بار بار احباب کو توجہ دلائی ہے اور خدام حضرت نے آپ کے ارشاد کے موافق قربانیوں اور دوسرے طریقوں سے صدقات و خیرات میں حصہ لیا ہے اور لے رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشتہارات طاعون سے بعض حصے یہاں درج کر دوں ناظرین دیکھیں گے کہ ۱۸۹۸ء میں ایسے وقت جبکہ طاعون پنجاب میں نہ تھا۔ یہ اعلان کیا گیا اور پھر جس شدت اور خوفناک طریق سے اللہ تعالےٰ کی اس قہری تجلی نے اپنا دامن دراز کیا اس کی داستان نہایت درد انگیز اور طویل ہے۔ اللہ تعالےٰ سب کو محفوظ رکھے۔ اس اشتہار پر ہنسی کی گئی۔ اور ٹھٹھے مارے گئے۔ لیکن آخر خدا تعالےٰ کا زبردست ہاتھ سب پر غالب آیا۔ اس اشتہار کی صداقت آج بھی ویسی ہی ہے۔ تبلیغ نصیحت اور فائدہ کے لئے میں یہاں ایک ترتیب کے نیچے اس کے حصص کو درج کرتا ہوں۔

طاعون کے متعلق رویا۔ اور الہام

پہلا ایک ضروری امر ہے جسکے لکھنے پر میرے جوش ہمدردی نے مجھے آمادہ کیا ہے اور میں خوب جانتا ہوں کہ جو لوگ روحانیت سے بے بہرہ ہیں اس کو ہنسی اور ٹھٹھے سے دیکھیں گے مگر میرا فرض ہے کہ میں اس کو نوع انسان کی ہمدردی کے لئے ظاہر کروں اور وہ یہ ہے کہ آج جو ۶ فروری ۱۸۹۸ء روز یکشنبہ ہے۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ خدا تعالےٰ کے ملایک پنجاب کے مختلف مقامات میں سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں اور وہ درخت نہایت بدشکل اور سیاہ رنگ اور خوفناک اور چھوٹے قد کے ہیں میں نے بعض لگانے والوں سے پوچھا کہ یہ کیسے درخت ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ "یہ طاعون کے درخت ہیں جو عنقریب ملک میں پھیلنے والی ہے۔" میرے پر یہ امر مشتبہ رہا کہ اس نے یہ کہا کہ آئندہ جاڑے میں یہ مرض بہت پھیلے گا۔ یا یہ کہا کہ اس کے بعد کے جاڑے میں پھیلیگا لیکن نہایت خوفناک نمونہ تھا جو میں نے دیکھا۔ اور مجھے اس سے پہلے طاعون کے بارے میں الہام بھی ہوا۔ اور وہ یہ ہے۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم۔ انہ اوی القریۃ[1]۔ یعنے جب تک دلوں کی وباء معصیت دور نہ ہو تب تک ظاہری وباء بھی دور نہ ہوگی۔ اور درحقیقت دیکھا جاتا ہے کہ ملک میں بدکاری کثرت سے پھیل گئی ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی محبت ٹھنڈی ہو کر ہوا و ہوس کا ایک طوفان برپا ہو رہا ہے۔ اکثر دلوں سے اللہ جلشانہ کا خوف اٹھ گیا ہے۔ اور وباؤں کو ایک معمولی تکلیف سمجھا گیا ہے۔ جو انسانی تدبیروں سے دور ہو سکتی ہے۔ ہر ایک قسم کے گناہ بڑی دلیری سے ہو رہے ہیں اور قوموں کا ہم ذکر نہیں کرتے۔ وہ لوگ جو مسلمان کہلاتے ہیں ان میں سے جو غریب اور مفلس ہیں اکثر ان میں سے چوری اور خیانت اور حرام خوری میں نہایت دلیر پائے جاتے ہیں۔ جھوٹ بہت بولتے ہیں اور کئی قسم کے خسیس اور مکروہ حرکات ان سے سرزد ہوتے ہیں۔ اور وحشیوں کیطرح زندگی بسر کرتے ہیں۔ نماز کا تو ذکر کیا کئی کئی دنوں تک منہ بھی نہیں دھوتے اور کپڑے بھی صاف نہیں کرتے۔ اور جو لوگ امیر اور رئیس اور نواب یا بڑے بڑے تاجر اور زمیندار اور ٹھیکیدار اور دولتمند ہیں۔ وہ اکثر عیاشیوں میں مشغول ہیں اور شراب خوری اور زناکاری اور بداخلاقی اور فضول خرچی ان کی عادت ہے۔ اور صرف نام کے مسلمان ہیں اور دینی امور میں اور دین کی ہمدردی میں سخت لاپرواہ پائے جاتے ہیں۔

اصل علاج طاعون

اب جو نکہ اس الہام سے جو ابھی میں نے لکھا ہے معلوم ہوتا ہوتا ہے کہ یہ تقدیر معلق ہے۔ اور توبہ اور استغفار اور نیک عملوں اور ترک معصیت اور صدقات اور خیرات اور پاک تبدیلی سے دور ہو سکتی ہے۔ لہذا تمام بندگان خدا کو اطلاع دیجاتی ہے کہ سچے دل سے نیک چلنی اختیار کریں اور بھلائی میں مشغول ہوں اور ظلم اور بدکاری کے تمام طریقوں کو چھوڑ دیں۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ سچے دل سے خدا تعالےٰ کے احکام بجالاویں۔ نماز کے پابند ہوں ہر ایک فسق و فجور سے پرہیز کریں۔ توبہ کریں۔ اور نیک بختی اور خدا ترسی اور اللہ تعالےٰ کے ذکر میں مشغول ہوں۔ غریبوں اور ہمسایوں اور یتیموں اور بیواؤں اور مسافروں اور درماندوں کے ساتھ نیک سلوک کریں اور صدقہ اور خیرات دیں اور جماعت کیساتھ نماز پڑھیں۔ اور نماز میں اس بلاء سے محفوظ رہنے کیلئے رو رو کر دعا کریں۔ پچھلی رات اٹھیں اور نماز میں دعائیں کریں۔ غرض ہر ایک قسم کے نیک کام بجالائیں اور ہر قسم کے ظلم سے بچیں اور اس خدا سے ڈریں کہ جو اپنے غضب سے ایکدم میں ہی دنیا کو ہلاک کر سکتا ہے۔ میں ابھی لکھ چکا ہوں کہ یہ تقدیر ایسی ہے کہ جو دعا اور صدقات اور خیرات اور اعمال صالحہ اور توبہ نصوح سے ٹلسکتی ہے۔ اس لئے میری ہمدردی نے تقاضا کیا کہ میں عام لوگوں اس سے اطلاع دوں۔ یہ بھی مناسب ہے کہ جو کچھ اس بارے گورنمنٹ کیطرف سے ہدایتیں شایع ہوئی ہیں۔ خواہ نخواہ ان کو بدظنی سے نہ دیکھیں بلکہ گورنمنٹ کو اس کاروبار میں مدد دیں۔ اور اس کے شکرگذار ہوں۔ کیونکہ سچ یہی ہے کہ یہ تمام ہدایتیں محض رعایا کے فایدے کے لئے تجویز ہوئی ہیں۔ اور ایک قسم کی مدد بھی ہے کہ نیک چلنی اور نیک بختی اختیار کر کے اس بلا سے دور رہنے کیلئے خدا تعالےٰ سے دعائیں کریں تا یہ بلا رک جائے یا اس حد تک نہ پہنچے کہ اس ملک کو فنا کر دیوے۔ یاد رکھو کہ سخت خطرہ کے دن ہیں اور بلا دروازے پر ہے۔ نیکی اختیار کرو۔ اور نیک کام بجالاؤ۔ خدا تعالےٰ بہت حلیم ہے۔ لیکن اسکا غضب بھی کھا جانیوالی آگ ہے۔ اور نیک کو خدا تعالےٰ ضایع نہیں کرتا۔ ما یفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم وامنتم۔

بترسید از خدائے بے نیاز و سخت قہارے نہ پندارم کہ بد بیند خدا ترسی نکوکارے

مرا باور نمی آید کہ رسوا گردد آں مردے کہ می ترسد ازاں یارے کہ غفار است و ستارے

گر آں چیزے کہ می بینم عزیزاں نیز دیدندے ز دنیا توبہ کردندے بچشم زار و خونبارے

خور تاباں سیہ گشت است از بدکاری مردم زمیں طاعون ہمی آرد پئے تخویف و انذارے

بہ تشویش قیامت ماند ایں تشویش گر بینی علاجے نیست بہر دفع آں جز حسن کردارے

نشاید تافتن سر زاں جناب عزت و غیرت کہ گر خواہد کشد در یکدمے چوں کرم بیکارے

من از ہمدردی گفتم تو خود ہم فکر کن بارے خرد از بہر ایں روز است اے دانا و ہشیارے

طاعون کے ضمنی علاج

واضح رہے کہ اس مرض کی اصل حقیقت ابھی تک کامل طور پر معلوم نہیں ہوئی اسلئے اسکی تدابیر اور معالجات میں بھی ابتک کوئی کامیابی معلوم نہیں ہوئی مجھے ایک روحانی طریق سے معلوم ہوا ہے کہ اس مرض اور مرض خارش کا مادہ ایک ہے اور میں گمان کرتا ہوں کہ غالباً یہ بات صحیح ہوگی۔ کیونکہ مرض جرب یعنے خارش میں ایسی دوائیں مفید پڑتی ہیں جن میں کچھ پارہ کا جزو ہو یا گندھک کی آمیزش ہو۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ اس قسم کی دوائیں اس مرض کیلئے بھی مفید ہو سکیں اور جبکہ دونوں مرضوں کا مادہ ایک ہے تو کچھ تعجب نہیں کہ خارش کے پیدا ہونے میں اس مرض میں کمی ہو جائے۔ یہ روحانی قاعدہ

[1] یہ فقرہ کہ انہ اوی القریۃ یا بہ لحاظ اس کے معنے عجیبر نہیں کھلا اور رویا علم وباء پر دلالت کرتی ہے۔ مگر بطور تقدیر معلق۔ منہ

ایک راز ہے۔ جس سے میں نے فائدہ اُٹھایا ہے۔ اگر تجربہ کرنیوالے اس امر کیطرف توجہ کریں اور ٹیکا لگانیوالوں کیطرح بطور حفظ ما تقدم ایسے ملک کے لوگوں میں جو خطرہ طاعون میں ہوں خارش کی مرض پھیلاویں۔ تو میرے گمان میں ہے کہ وہ مادہ اس راہ سے تحلیل پا جائے۔ اور طاعون سے امن رہے۔ مگر حکومت اور ڈاکٹروں کی توجہ بھی خدا تعالے کے ارادے پر موقوف ہے۔ میں نے محض ہمدردی کی راہ سے اس امر کو لکھدیا ہے۔ کیونکہ میرے دل میں یہ خیال ایسے زور کیساتھ پیدا ہوا جس کو میں روک نہیں سکا۔

مرہم عیسیٰ

کا استعمال بھی اس کے علاج میں داخل ہے۔ یہ مرہم عیسےٰ۔ حضرت عیسےٰ کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے۔ اور اس میں ابتک وہ تاثیر زخموں اور چوٹوں کے اچھا کرنے کی پائی جاتی ہے۔ اور یہ مرہم طاعون کو بہت فائدہ کرتی ہے اور طریق استعمال یہ ہے کہ ان مقامات پر اس کی مالش کیجائے جہاں اکثر طاعون کا دانہ نکلتا ہے۔ جیسا کہ کانوں کے آگے اور گردن کو نیچے اور بغلوں کے اندر اور کنج ران۔ اور ماسوا اس کے جدوار کی سرکہ کیساتھ گولیاں بناکر چیہ رتی کے قریب ہر روز وہ گولیاں چاء کیساتھ کھایا کریں۔ اور سپرٹ کیمفر اور کلوروفارم اور روح امونیا کو باہم ملاکر جو ۴۔۴ قطرہ سے زیادہ نہ ہو۔ سات تولہ اس میں پانی ڈالدیں۔ اور یاقوت رمانی کی اس دوا کے ساتھ جسکا نام ہمنے تریاق رکھا ہے۔ تین وقت صبح دوپہر شام استعمال کریں۔ اور اگر تریاق الہی مل نہ سکے تو صرف ان عرقیات کو طریق مذکورہ بالا کے ساتھ پی لینا اور جدوار کی گولیاں بھی کہاتے رہنا انشاء اللہ تعالیٰ فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ اور بچے جن کی عمر دس بارہ سال تک ہے ان کے لئے تین تین قطرے کافی ہے۔

صفائی کی ہدایات

انّ اللہ یحب التوابین و یحب المتطہرین۔ یعنے خدا توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اور ان کو بھی دوست رکھتا ہے جو جسمانی طہارت کے پابند رہتے ہیں۔ سو التوابین کے لفظ سے خدا تعالے نے باطنی طہارت اور پاکیزگی کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور متطہرین کے لفظ سے ظاہری طہارۃ اور پاکیزگی کی ترغیب دی۔ اور اس آیت سے یہ مطلب نہیں کہ صرف ایسے شخص کو خدا تعالیٰ دوست رکھتا ہے کہ محض ظاہری پاکیزگی کا پابند ہو۔ بلکہ توابین کے لفظ کو ساتھ ملاکر بیان فرمایا۔ تا اسبات کی طرف اشارہ ہو کہ خدا تعالیٰ کی اپنے بندوں کے لئے اکمل اور اتم محبت جس سے قیامت میں نجات ہوگی اسی سے وابستہ ہے کہ انسان علاوہ ظاہری پاکیزگی کے خدا تعالیٰ کی طرف سچا رجوع کرے۔ لیکن محض ظاہری پاکیزگی کی رعایت رکھنے والا دنیا میں اس رعایت کا فائدہ صرف اس قدر اُٹھا سکتا ہے کہ بہت سے جسمانی امراض سے محفوظ رہے اور اگرچہ وہ خدا تعالے کی اعلیٰ درجہ کی محبت کا نتیجہ نہیں دیکھ سکتا مگر چونکہ اس نے تھوڑا سا کام خدا تعالیٰ کے منشاء کے موافق کیا ہے یعنے اپنے گھر اور بدن اور کپڑوں کو ناپاکیوں سے پاک رکھا ہے۔ اس لئے اس قدر نتیجہ دیکھنا ضروری ہے کہ وہ جسمانی بلاؤں سے بچا لیا جاوے۔ بجز اس صورت کے کہ وہ کثرت گناہوں کی وجہ سے سزا کے لایق ٹھہر گیا ہو کیونکہ اس صورت میں اسکے لئے یہ حالت بھی خدا تعالے میسر نہیں کریگا کہ وہ ظاہری پاکیزگی کو کما حقہٗ بجا لاکر اس کے نتایج سے فایدہ اُٹھا سکے۔ غرض بموجب وعدہ الہی کے محبت کے لفظ میں سے ایک خفیف اور ادنےٰ سے حصہ کا وارث وہ دشمن بھی دنیا کی زندگی میں ہو جاتا ہے جو ظاہری پاکیزگی کے لئے کوشش کرتا ہو۔ جیسا کہ تجربہ کے روسے یہ مشاہدہ بھی ہوتا ہے کہ جو لوگ اپنے گھروں کو خوب صاف رکھتے ہیں اور بدرروں کو گندہ نہیں ہونے دیتے اور اپنے کپڑوں کو دہوتے رہتے ہیں اور خلال کرتے اور مسواک کرتے اور بدن پاک رکھتے ہیں اور بدبو اور عفونت سے پرہیز کرتے ہیں۔ وہ اکثر خطرناک وبائی بیماریوں سے بچے رہتے ہیں۔ پس گویا وہ اس طرح یحب المتطہرین کے وعدہ سے فایدہ اُٹھا لیتے ہیں۔ لیکن جو لوگ طہارت ظاہری کی پرواہ نہیں رکھتے آخر کبھی نہ کبھی وہ پیچ میں پھنس جاتے ہیں۔ اور خطرناک بیماریاں ان کو آپکڑتی ہیں۔

اگر قرآن کو غور سے پڑہو تو تمہیں معلوم ہوگا کہ خدا تعالیٰ نے اپنے بے انتہا رحم سے یہی چاہا ہے کہ انسان باطنی پاکیزگی اختیار کرکے روحانی عذاب سے نجات پاوے اور ظاہری پاکیزگی اختیار کرکے دنیا کے جہنم سے بچا رہے جو طرح طرح کی بیماریوں اور وباؤں کی شکل میں نمودار ہو جاتا ہے۔ اور اس سلسلہ کو قرآن شریف میں اول سے آخر تک بیان فرمایا گیا ہے۔ جیسا کہ مثلاً یہی آیت ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطہرین صاف بتلا رہی ہے کہ توابین سے مراد وہ لوگ ہیں۔ جو باطنی پاکیزگی کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ اور متطہرین سے وہ لوگ مراد ہیں۔ جو ظاہری اور جسمانی پاکیزگی کے لئے جدوجہد کرتے رہتے ہیں۔ ایسا ہی ایکدوسری جگہ میں اللہ تعالے فرماتا ہے کلوا من طیبٰت واعملوا صالحًا۔ یعنے پاکیزہ چیزیں کہاؤ۔ اور پاک عمل کرو اس آیت میں حکم جسمانی صلاحیت کے انتظام کے لئے ہے جس کے لئے کلوا من طیبات کا ارشاد ہے۔ اور دوسرا حکم روحانی صلاحیت کے انتظام کے لئے ہے۔ جسکے لئے واعملوا صالحاً کا ارشاد ہے۔ اور ان دونوں کے مقابلہ سے ہمیں یہ دلیل ملتی ہے کہ بدکاروں کے لئے عالم آخرت کی سزا ضروری ہے۔ کیونکہ جبکہ ہم دنیا میں جسمانی پاکیزگی کے قواعد کو ترک کرکے فی الفور کسی بلا میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ اس لئے یہ امر بھی یقینی ہے۔ کہ اگر ہم روحانی پاکیزگی کے اصول کو ترک کریں گے تو اسی طرح موت کے بعد بھی کوئی عذاب مولم ضرور ہمپر وارد ہوگا۔ جو وبا کی طرح ہمارے ہی اعمال کا نتیجہ ہوگا۔

چنانچہ یہی طاعون اس بات کی گواہ ہے کہ جن شہروں اور گھروں میں جسمانی پاکیزگی کی ایسی رعایت نہیں کی گئی جیسی کہ چاہیئے تھی۔ آخر وباء نے ان کو پکڑ لیا۔ اگرچہ یہ عفونتی اجرام کم و بیش ہر وقت موجود تھے۔ لیکن وہ اندازہ غلیان سمیت کا پہلے دنوں اکھٹا نہیں تھا۔ اور بعد میں اور اسباب کے ذریعہ سے پیدا ہو گیا یہ کس قدر مشکل بات ہے کہ جبکہ ہم جسمانی ناپاکی اور عفونت مہلکہ کا کوئی اندازہ قایم نہیں کر سکتے۔ جب تک وہ خود ہمپر وارد نہ ہو جائے پس کیونکر روحانی سمیت کا ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ کب اور ہمیں ہلاک کر سکتی ہے۔ لہذا ہمیں لازم ہے کہ لاپرواہی اور غفلت سے زندگی بسر نہ کریں۔ اور دعا میں لگے رہیں۔ خدا سے اسکا فضل مانگنا اور دعا میں لگے رہنا اس سے بہتر اور کوئی طریق نہیں۔ یہی ایک راہ ہے جو نہایت ضروری اور واجب طریق ہے اسی وجہ سے قرآن شریف میں عذاب سے بچنے کے لئے دعا بھی ہمیں سکھائی گئی ہے۔ اور وہ دعا سورہ فاتحہ کی دعا ہے۔ جو پنج وقت نماز میں پڑہی جاتی ہے۔ یہ دونوں قسم کے عذابوں سے بچنے کے لئے دعا ہے۔ کیونکہ آخری فقرہ دعا کا یہ ہے کہ "یا الٰہی ان لوگوں کی راہ سے بچا جن میں طاعون پھوٹ پڑی تھی"۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دعا اس لئے ہے کہ تا ہم دنیا کے جہنم اور آخرت کے جہنم دونوں سے بچائے جائیں۔ لہذا میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر کوئی شخص یہ دعا یعنے سورۃ فاتحہ دفع طاعون کے لئے اخلاص سے نماز میں پڑھتا ہے۔ تو خدا اس کو اس بلا سے اور اس کے بد نتایج سے بچائیگا۔

آخری بات

اور ہم اس وقت تمام مسلمانوں کو اس امر کیطرف توجہ دلاتے ہیں کہ اب وہ یقینی طور پر یہ نہ سمجھ لیں کہ طاعون دور ہو گئی۔ اور اس خیال سے پھر غفلت اور گناہ اور معصیت کیطرف جھک نہ جائیں۔ کیونکہ جیسا کہ ہم اپنے پہلے اشتہار میں شایع کر چکے ہیں۔ ابھی ہم خطرات کے حدود سے باہر نہیں گئے جب تک دو جاڑے کے موسم خیر سے نہ گذر جائیں اور اس ملک کے کسی حصہ میں کوئی واردات کا نمونہ پایا نہ جائے اس وقت تک اندیشہ دامنگیر ہے۔ سو اگرچہ طبابت کی تدبیریں نہایت عمدہ چیزیں ہیں۔ اور جو کچھ ہمارے گورنمنٹ نے ہدایتیں پیش کی ہیں وہ قابل شکر و غمخواری ہیں۔ مگر تاہم تمام فلاح اور نجات کا مدار اپنی تدابیر کو نہ سمجھو

اپنے خدائے رحیم و کریم سے بھی صلح کرو

دیکھو کسقدر ملک میں گناہ اور فریب اور جہوٹ اور ظلم اور حق تلفی اور بدکاری پھیل گئی ہے۔ یہ وہی معاصی ہیں۔ جن کی وجہ سے پہلی قومیں بھی ہلاک ہوتی رہی ہیں۔ سو اس غیور خدا سے ڈرو۔ جس کی غیرت ہمیشہ بدکاروں کو ہمیشہ نابود کرتی رہی ہے، اگر خداوند ذوالجلال سے خوف کروگے۔ اور اپنے دلوں میں اس کی عظمت بٹھالوگے تو وہ تمہیں ضایع ہونے سے بچالیگا۔ اور تم اور تمہاری اولاد بچ جائیگی اور خدا کا رحم تمہارا حامی ہوگا۔ اور ایسے اسباب پیدا کر دیگا جن سے یہ زہر پھر پیدا ہو کر ہو جائیگا۔ اور اگر دنیا میں مست ہو کر خدا تعالیٰ کی پرواہ نہیں رکھوگے۔ اور گناہوں سے باز نہیں آؤگے تو وہ قادر ہے کہ تمہاری تمام تدبیریں بیکار کر دیوے اور انجام [illegible]

نوٹ سلسلہ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کفارہ کچھ چیز نہیں بلکہ جیسا کہ ہم جسمانی بد طریقوں سے دکھ پاتے اور گرتے ہیں اور پھر حفظ صحت کے قواعد کی پابندی سے اس سے نجات پاتے ہیں یہی قانون قدرت ہمارے روحانی عذاب اور نجات سے وابستہ ہے۔ منہ

نہیں پکڑے۔ کہ تمہیں معلوم نہ ہو۔ دیکھو یہود میں جب طاعون مصر اور کنعان کی راہ میں پھوٹی تو لوگ اس وقت جنگل میں تھے اور شہر کی عفونتوں سے بالکل الگ تھے۔ ترنجبین اور بیٹر ان کی غذا تھی۔ وہ یقین کرتے تھے کہ اب کوئی بلا ہم پر نہیں آئے گی۔ مگر جب انہوں نے نافرمانی شروع کی اور فسق اور فجور میں مبتلا ہوئے۔ تو وہی ترنجبین اور بیٹر طاعون کا موجب ہو گئے یہ کیا باریک بھید خدا کی حکمتوں کا ہے کہ چونکہ اللہ جل شانہٗ جانتا تھا۔ کہ یہ قوم عنقریب سرکشی اختیار کرے گی۔ اس لئے ان کے لئے دنرات کی غذا ترنجبین اور بیٹر مقرر کیا گیا۔ یہ دونوں چیزیں طب کے قواعد کے رو سے بالخاصیت طاعون پیدا کرتی ہیں۔ اسی وجہ سے طبیب لوگ امراض جلدیہ میں جہاں پھوڑے اور پھوڑوں کی بیماریاں ہوں۔ ترنجبین سے پرہیز کیا کرتے ہیں۔ بدبخت یہود ایک طرف تو ارتکاب جرائم کا کرتے رہے۔ اور دوسری طرف دنرات بیٹر اور ترنجبین کھا کر طاعون کا مادہ اپنے اندر جمع کر لیا۔ جب ان کے مواخذہ کا وقت آیا تو ایک طرف تو جرائم انتہا کو پہنچ چکے تھے سزا کو چاہتے تھے۔ اور دوسری طرف طاعونی مادہ بیٹر اور ترنجبین کے استعمال سے اسقدر ان کے اندر جمع ہو گیا تھا کہ اب وہ تقاضا کرتا تھا کہ انہیں طاعون ہو جائے۔ سو اس ایک ہی رات میں جب یہودیوں کے لئے آسمان سے سزا کا حکم نازل ہوا۔ ساتھ اس کے مادہ طاعون کو بھی جو طیار بیٹھا تھا۔ یہ حکم آیا کہ ہاں اب چل اور اس شریر قوم کو ہلاک کر۔ تب وہ اسی جنگل میں کتوں کی طرح مرے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ان لوگوں کا بھی یہی حال ہوگا۔ کہ جو ہر ایک قسم کی زناکاری اور چوری اور خونریزی اور مال حرام کھانے اور نوع انسان کے دکھ دینے میں درندوں کی طرح دلیری سے قدم رکھتے ہیں۔ نہ خدا تعالیٰ کے حدود اور قوانین سے ڈرتے ہیں اور نہ گورنمنٹ کے مقرر کردہ قانون سے ان کو خوف ہے یہی بات تھی جو میرے پہلے اشتہار میں بطور الہام طاعون کے بارے میں مجھے معلوم ہوئی تھی اور وہ یہ ہے کہ ان اللّٰہ

لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم انہ اوی القریۃ

یعنے خدا تعالیٰ اس نیکی یا بدی کو جو کسی قوم کے شامل حال ہے۔ دور نہیں کرتا۔ جب تک وہ قوم ان باتوں کو اپنے سے دور نہ کرے۔ جو اس کے دل میں ہیں۔ اس خدا نے اس قریہ کو جو اس کے علم میں ہے انتشار سے محفوظ رکھا۔

تربیت گاہ اسلام

اشاعت اور حفاظت اسلام کے لئے صرف ہندوستان ہی نہیں بلکہ مصر میں بھی ایک زبردست تحریک ہو رہی ہے اور چونکہ مصر میں اور بلاد شام میں پادریوں کا فتنہ حد سے بڑھ گیا ہے۔ اس لئے قدرت نے مسلمانوں میں اس ضرورت کے احساس کا موقعہ دیا ہے۔ کئی سال گذرتے ہیں جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ابھی دنیا میں بحیات عنصری موجود تھے۔ تو مصر کے ایک شیخ حبیب اللہ نام نے ایک خاص شکر گذاری کا عریضہ حضرت کی خدمت میں لکھا تھا۔ جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس علم کلام سے فائدہ اوٹھایا تھا۔ جو عیسائی فتنہ کے پاش پاش کرنے کیلئے ایک کاری اور زبردست حربہ ہے اب اخبارات مصر سے معلوم ہوا ہے کہ مفتی محمد عبدہٗ مفتی دیار مصریہ مرحوم کے نامور شاگرد سید محمد رشید رضا ایک تربیت گاہ اسلام قائم کرنا چاہتے ہیں۔ جسکا نام دار العلم والارشاد ہوگا اس کے ذریعہ وہ ایسے نوجوان پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ جو اپنی زندگی خدمت اسلام کے لئے وقف کریں۔ اور اشاعت اسلام کا کام کریں اس تربیت گاہ کے متعلق اخبار وکیل میں جو نوٹ نکلا ہے وہ نیچے درج ہے۔ میں نے اس نوٹ کو محض اس لئے درج کیا ہے تا احمدی جماعت کو معلوم ہو کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اشاعت اور تبلیغ کیلئے کسطرح میدان صاف ہو رہا ہے جو مقصد مصری لوگ دار العلم والارشاد کے ذریعہ پورا کرنا چاہتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال ہو تو مدرسہ احمدیہ قادیان اس مقصد کے لئے بہترین طالب علم پیدا کریگا لیکن ممالک اسلامیہ میں جا کر تبلیغ کرنے کے لئے سردست ایسے لوگوں کی ضرورت ہے جو مصر اور دوسرے بلاد میں جا کر عربی زبان کی تکمیل کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسقدر میٹریل اپنی تصنیفات میں درج کر گئے ہیں کہ ایک شخص ان کو اپنا خضر راہ بنا کر اخلاص اور توجہ سے اگر کام لے تو ملل باطلہ کو ہلاک کر سکتا ہے۔ مدرسہ احمدیہ مسلمانوں کی اس ضرورت کو انشاء اللہ العزیز پورا کرے گا۔ اس وقت ضرورت ہے کہ ہماری جماعت اس مدرسہ کے فنڈز کو مضبوط کرے اور اپنے بچوں کو اس مدرسہ میں بھیجے تا کہ وہ خدمت اسلام کے لئے طیار ہو سکیں۔ اس سے بہتر کوئی خدمت اسلام کی آج نہیں ہے وہ نوٹ یہ ہے:-

علامہ سید محمد رشید رضا کی جو مصر کے مفتی اعظم حضرت شیخ محمد عبدہ مرحوم کے نامور شاگرد اور شہرہ آفاق اسلامی مصلح ہیں۔ خواہش ہے کہ ایک عظیم الشان مرکزی تربیت گاہ اس غرض سے قائم ہو کہ علم و عمل دونوں حیثیت سے اس میں حقیقی اسلام کی تعلیم دیجائے اور اس کے تعلیم یافتہ تمام دنیا میں اشاعت اسلام کے فرائض ادا کریں۔ اور ہر ایک ملک میں پھیل کر اسلامی روح پھیلائیں۔ اس غرض کے لئے انہوں نے سلطنت عثمانیہ سے سلسلہ جنبانی کی تھی اور پچھلے سال (۱۹۱۰ء) اسی مقصد کے لئے برس دن تک قسطنطنیہ ہی میں مقیم رہے۔ ترکی سلطنت نے یہ تجویز منظور کر لی چنانچہ اس کے ابتدائی مصارف کیلئے اس سال پانچ ہزار پونڈ (۷۵ ہزار روپے) کی رقم تجویز ہوگی ہے۔ مگر شرط یہ کی ہے کہ اس تربیت گاہ کی زبان ترکی ہو۔ اسکا نام انجمن علم و ارشاد ہو اور شیخ الاسلام کے ماتحت رہے۔ علامہ رشید نے تینوں شرطیں نامنظور کر دیں اس لئے کہ وہ اس تربیت گاہ کو سرکاری دباؤ سے آزاد رکھنا چاہتے ہیں۔ اور چونکہ یہ تمام دنیا کی مشترک تعلیمی مجلس ہوگی اس کی تعلیم عربی زبان میں ہونی چاہیئے۔ اور عربی ہی نام بھی موزوں ہے اور یورپ کے شبہات مین اسلام ازم سے بچانے کے لئے عثمانی حکومت کی ماتحتی بھی ناموزوں ہے۔ علامہ ممدوح اب آجکل مصر میں اس تجویز کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ اور سرمایہ بھی جمع ہو رہا ہے۔ اسکا نام دار العلم والارشاد ہوگا۔

دور الضعفاء

اسی اخبار میں حضرت میر ناصر نواب صاحب قبلہ قافلہ سالار رحماء غرباء کا مضمون شایع کیا گیا ہے۔ حضرت میر ناصر صاحب کی توجہ آجکل بڑے زور کیساتھ اس طرف ہو رہی ہے کہ ان بیکس ضعفاء کے لئے چند مکانات مختصر سے بن جاویں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آستانہ پر پڑے ہوئے ہیں۔ اور مکانوں کے نہ ہونے کیوجہ سے سخت تکالیف برداشت کر رہے ہیں۔ میر صاحب نے اس مطلب کیلئے ایک زمین منتخب کی ہے۔ جو بہشتی مقبرہ کے راستہ میں ہی اس جمعہ کو حضرت میر صاحب بعد نماز جمعہ ایک کثیر جماعت کو لیکر وہاں گئے۔ اور دیر تک دعا کی۔ کہ اللہ تعالیٰ اس زمین کو ضعفاء کے مکانات کے لئے حاصل کرنیکے اسباب پیدا کر دے۔ اور پھر اسے مبارک کرے۔ اور رہنے والوں کے لئے موجب برکات ہو۔ ان لوگوں پر بھی خدا کے فضل اور بیشمار برکات ہوں جو اس کے دینے والے ہوں اور ان مکانات کے بنوا دینے میں مدد دیں۔ وہ نظارہ قابل دید تھا۔ دعا کے بعد اکثر احباب نے کچھ چندہ بھی لکھوایا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے ایک مکان بنوا دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ کام کتنا ضروری ہے سردست ۲۲ مکان زیر تجویز ہیں۔ خیر ۵۔۶ ساڑھے چھ ہزار کے قریب خرچ ہوگا گویا ایک مکان پر تین سو روپیہ صرف آئیگا۔

اگر بائیس آدمی ہی ہمت کریں تو یہ مکان بن سکتے ہیں۔ تین مکانوں کے لئے تو انتظام ہو چکا ہے۔ اب صرف ۱۹ مکانوں کا انتظام مدنظر ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگ پیدا کر دیگا جو اس کار خیر میں حصہ لیں گے۔ تمام رقوم میر ناصر نواب صاحب قبلہ کے نام آنی چاہئیں۔

اور اس معاملہ میں اس بات کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے کہ رقم تھوڑی ہے یا بہت۔ جو کچھ کوئی دے سکتا ہے دے اور خوشی اور شرح صدر سے دے۔ اللہ تعالیٰ اسے بابرکت کریگا۔ یہ مکانات ایسے غریب لوگوں کے لئے ایک قسم کا صدقہ جاریہ ہوں گے اور ان میں رہنے والے ہمیشہ ان لوگوں کے لئے دعاؤں میں مصروف رہیں گے یہ کام چونکہ اب بہت جلد شروع کرنیکا ارادہ ہے۔ اور خدا کے فضل سے بہت کچھ امیدیں ہیں۔ اس لئے احباب توجہ فرما دیں اور جلد اپنے عطیات ارسال کریں۔

سرپرستان الحکم کا کالم

خدا کا شکر ہے کہ سرپرستان الحکم اپنے فرض کیطرف متوجہ ہیں اور میری حوصلہ افزائی کے لئے ہر طرح کوشش کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ الہامات مرزا کے جواب کے لئے توجہ کا اعلان اسی صفحہ میں دوسری جگہ درج ہے۔ حوصلہ افزا خطوط آ رہے ہیں اور مفت تقسیم کے لئے بھی تحریک ہو رہی ہے۔ میں تصنیف کے دوسرے کام کو سردست ملتوی کر کے پہلے اسے ختم کرنے کی جلد توفیق چاہتا ہوں۔ ناظرین بھی دعا کریں۔ کیونکہ ساری توفیقیں اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہیں۔ اس سلسلہ میں سب سے اول منشی حبیب الرحمان صاحب رئیس حاجی پور کے صاحبزادہ نے پیش قدمی کی ہے۔ انکے بعد (۱) بابو عبد الرزاق صاحب سٹیشن ماسٹر ۱۳ جلدوں کی درخواست بھیجتے ہیں (۲) سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ مونگیر ۱۰ جلدیں۔ دوسرے احباب بھی توجہ کریں اور جلد ایک ہزار جلد کی مفت اشاعت کا انتظام کریں سردست کوئی رقم نہیں بھیجنی چاہیئے۔ کتاب پریس میں جانے لگے گی تو اعلان کر دیا جائیگا۔

الحکم کی اشاعت و اعانت میں اس ہفتہ مندرجہ ذیل بزرگوں نے مربیانہ سعی فرمائی۔ (۱) چودھری غلام احمد صاحب انسپکٹر ڈاکخانجات الحکم کے اخص سرپرستوں میں سے ہیں۔ انہوں نے الحکم کی اشاعت میں ہمیشہ خاص انٹرسٹ لیا ہے وہ حضرت خلافت مآب کی صحت کی خوشی میں الحکم کی اعانت میں پانچ روپیہ ادا کرنیکا وعدہ کرنیکے علاوہ تین خریدار بھیجتے ہیں۔ (۲) ایک معزز بزرگ جنکے نام کے اظہار کی اجازت نہیں عنقریب الحکم کے لئے ایک غیر معمولی اعانت کا ارادہ فرماتے ہیں۔ اور تعجب یہی ہے کہ وہ فی الحال بظاہر غیر احمدی سمجھے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے ارادہ میں برکت دے۔ خدا تعالیٰ نے انہیں اپنی تجویز میں کامیاب کیا تو میں امید کرتا ہوں کہ الحکم کی موجودہ مشکلات کا خاتمہ ہو جائیگا یہ خدا ہی کے فضل پر موقوف ہے۔

کیا احمدی بزرگ توجہ نہ کرینگے؟

(۳) منشی اکبر علی خانصاحب افریقہ سے الحکم کی خریداری کی درخواست بھیجتے ہیں (۴) میاں محمد جان لاہور سے جاری کراتے ہیں۔

اسی سلسلہ میں یہ ذکر کرنا بھی ناظرین و سرپرستان الحکم کے لئے بہت خوشی کا موجب ہوگا۔ کہ اسی ہفتہ ترجمۃ القرآن کے لئے ایک چوٹی کے بزرگ مسلمان نے جو غیر احمدی ہیں۔ اس کی سرپرستی فرمائی ہے اور ایک ہندو بزرگ نے جو آریہ نہیں اسے پسند کر کے باضابطہ اس کی خریداری کی ہے۔

وقت آ جائیگا۔ جو اللہ تعالیٰ آپ کے ناچیز خادم کی ان خدمات کو شرف قبولیت بخشے گا۔

اس ہفتہ سید شاہنواز صاحب نے فیروزپور سے الحکم کا اجرا موقوف کیا۔

نشانات مرزا

امرتسری منکر کے رسالہ **الہامات مرزا** کے جواب کا اعلان ہوتے ہی احباب نے مسرت آمیز اور حوصلہ افزا خطوط لکھنے شروع کئے ہیں۔ **شیخ ہاشم علی صاحب** فدائے سلسلہ نے بڑے جوش سے خط لکھا ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی احباب ہر طرح سے مدد دینے کیلئے لکھ رہے ہیں میری رائے میں یہ کتاب مفت تقسیم ہونی چاہیئے مگر ایک سو احباب ایسے نکل آئیں۔ جو اس کی دس دس جلدیں لیکر مفت تقسیم کرنیکا وعدہ کریں تو ایک ہزار کاپی مفت شایع ہو سکتی ہے۔ یعنے سردست دو ہزار کاپیاں اس رسالہ کی چھاپنے کا ارادہ کیا ہے۔ اور میں خدا کے فضل سے یقین رکھتا ہوں۔ کہ یہ رسالہ اخیر مارچ ۱۹۱۱ء تک انشاء اللہ شایع ہو جائیگا۔ جو لوگ مفت تقسیم کیلئے طیار ہوں وہ اپنے ناموں سے اطلاع دیں۔ کوئی رقم اس مقصد کے لئے سردست میرے پاس نہ بھیجی جائے۔ جب وقت کتاب نصف کے قریب پریس میں جا چکی گی اسوقت میں انشاء اللہ العزیز اعلان کر دونگا۔

اب صرف درخواستیں بھیجنی چاہئیں۔

پانچ روپے (صہ) سے دو لاکھ روپے کس طرح ہو گئے؟

یہ کل کی بات ہے کہ میں ایک معمولی حیثیت کا انسان سمجھا جاتا تھا۔ آج ان سطروں کے پڑھنے والوں کے سامنے صرف ایک میڈیکل ہال کے دس ہزار نہیں پچیس ہزار نہیں بلکہ پورے دو لاکھ روپے کی جائیداد کا با اختیار مالک و مختار ہوں۔ میری کامیابی کا راز روح حیات کی ایجاد ہے۔ چند سال ہوئے کہ میں نے پانچ روپے کے سرمایہ سے روح حیات کی تجارت شروع کی تھی اور آجتک دس لاکھ روپے کا فروخت ہو چکا ہے جس شخص نے ایکدفعہ میری اس ایجاد کا استعمال کیا ہے وہ تمام عمر کیواسطے روح حیات کا مجسم اشتہار بن گیا ہے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لاہور میری تین یوم کی آمدنی ۲۰۸۰ روپے تصدیق کرتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جبتک کوئی دوائی شرطیہ مفید نہ ہو اسکی اس قدر کثرت سے بکری ناممکن ہے بقول حضرت داغ دہلوی کے۔ کہ وہ شخص بڑا ہی بدنصیب ہے کہ جو آجتک روح حیات کے مجربہ فوائد اور شرطیہ نتائج سے محروم رہا ہے۔ سننے روح حیات کیا چیز ہے؟ روح حیات میں وہ طاقت بھری ہے کہ ہاتھی اور شیر کا مقابلہ اس کے پینے والے کو آسان ہے۔ کیا آپ نے نہیں سنا۔ کہ جناب ڈاکٹر جھربے ناتھ صاحب بہادر لفٹنٹ سرجن انڈین میڈیکل سروس حضور شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم اور گورنمنٹ انگلشیہ کے معزز عہدہ داروں وغیرہ احباب نے روح حیات کو طاقت میں بینظیر مانا ہے۔ روح حیات رگ و ریشہ میں تحریک دیکر پٹھوں کو گودے یا فاسفورس کو چمکا کر خون صالح پیدا کرکے اعصاب کی سستی کو اپنی بجلی کی آگ سے چاق و چوبند کرکے ہر انسان کو صحیح و تندرست بنا دیتا ہے کہ پھر حرارت زمانہ اگر تلوار بھی مارے تو بھی چپ ہو کر سیدآب ہو جاویں۔ ہندوستان و انگلستان اور ممالک غیر کے بہترین اور مانے ہوئے ڈاکٹروں میڈیکل کالج کے لیکچراروں۔ معزز عہدہ داران سلطنت کے سرٹیفکیٹوں اور باوجود امتیاز زمانہ قدرت کے استعمال ہونے پر بھی دن بدن ترقی کرتی ہوئی مانگ اور ... روپے کی روح حیات کی دن کی بکری سے کرتے ہیں جو یہ نتیجہ نکالے کہ روح حیات اس وقت انسان کی دوبارہ زندگی کے لئے لاثانی دوا ... ہے جن کے زمانہ یا جوانی کی بے پرواہ حالتیں بوجہ بے اعتدالیوں یا خلاف قاعدہ قدرت عامل ہونے سے جو لوگ امراض کمزوری اعصاب پیدا کرکے دنیاں کی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھے ہوں ان کے لئے روح حیات تریاق کامل تیر بہدف دوا ہے۔ بلکہ اعصاب کی ایک طاقت افزا غذا ہے۔ یا یہ وہ مقوی روح ہے۔ جو دو یوم میں ہی قوت رجولیت کو بڑھانا شروع کرتا ہے چہرے میں رونق و آبداری حاصل ہو گی۔ قوت باہ حالت طبعی پر آجاتی ہے۔ دیگر امراض جو کثرت فواحشات اور طفولیت کی نازیبا حرکات سے لاحق ہو گئی ہوں۔ ان کے دفعیہ کے لئے روح حیات اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف مثانہ۔ جریان۔ سرعت۔ رقت۔ ضعف اعصاب۔ ضعف معدہ۔ ضعف دماغ۔ ضعف جگر۔ ذیابیطس اور اختلاج قلب کیواسطے روح حیات بمنزلہ تریاق ہے۔ جسمانی کمزوری۔ لاغری۔ بے رونقی اور زردی چہرہ کے لئے اگر تمام مقوی دواؤں پر ترجیح دیجاوے تو بجا ہے۔ حلق سے اترتے ہی اسکا اثر خاص ان اعصاب پر پڑتا ہے جن پر قوت باہ کا مدار ہے بزدل کو جوانمرد۔ جوان کو ممتاز اور بوڑھے کو صاحب کار بنانا اسی روح کا کام ہے۔ اس کے استعمال سے علی العموم اولاد نرینہ پیدا ہوتی ہے روح حیات کی حیرت انگیز شہرت اور کثرت خریداری کو دیکھ کر لوگ مجھے کیمیا گر کے نام سے پکارا کرتے ہیں قیمت فی شیشی روح حیات ۲عہ۔ روح حیات کے علاوہ ایک اور عجیب الاثر دوائی روغن دافع سستی موجود ہے۔ جو صرف بیرونی استعمال سے مردہ اعصاب کو زندہ کرتا ہے رگوں پٹھوں کی سستی اور لاغری بے رونقی وغیرہ دور ہو کر معمولہ طاقت بحال ہو جاتی ہے۔ مایوس مریضان نامردی کو مرد کامل بناتا ہے اور لطف یہ کہ پھر عمر بھر کسی اور دوائی کے استعمال کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ قیمت روغن دافع سستی شیشی کلاں چار روپے چار آنہ للعہ :- یہ دوائیں حکیم محمد شریف آئی ڈاکٹر۔ کیمیا گر پروپرائٹر شفا خانہ عام لاہور سے طلب کریں۔

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی

فصلی بخار اور طحال کی دواء

یہ دوا چھبیس برسوں سے سارے ہندوستان میں استعمال کی جاتی ہے۔ اگر آپ بخار میں مبتلا ہوں اور سب قسم کے علاج کرکے تھک گئے ہوں۔ تو اس مجرب دوا کو ایک مرتبہ ضرور منگا کر آزمائش کیجئے۔ اس دوا میں چند فائدے لاجواب ہیں۔ یہ ملیریا کے کیڑوں کو مارتی ہے ساتھ ہی اس کی چار یا پانچ خوراک پینے ہی بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے۔ یہ خون کو گاڑھا کرتی ہے اور اس کی خوبیوں کو ساتھ ہے۔ بھوک کو بڑھاتی ہے۔

قیمت بڑی شیشی چودہ آنہ (۱۴) محصولڈاک دو شیشی ۸/

قیمت چھوٹی شیشی آٹھ آنہ (۸) محصولڈاک دو شیشی ۶/

داد کا مجرب مرہم

ایک مرتبہ لگانے سے کھجلی اچھی ہو جاتی ہے۔ دو تین مرتبہ کے لگانے سے ایکدم اچھا ہو جاتا ہے۔

قیمت فی ڈبیہ (۲) محصولڈاک ایک ڈبیہ سے لیکر ۶ ڈبیہ تک ۵/ بارہ ڈبیہ ۶/

المشتہر ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

سچائی کا جھنڈا

اشتہار دنیکی غرض بازاری مضمونوں کی تیزی و طراری مریضوں کی آہ و زاری آجکل یہ سماں دکھاری ہے کہ الامان۔ لیکن ہمارا کام صرف باتوں ہی سے نہیں چلتا ہم پہلے وہ دوا دیتے ہیں اول آزمائو پھر منگائو۔ بھلا اس میں بھی دھوکا ہے تولیدے تناسل کے متعلق اندرونی قسم قسم کی بدکاریوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت رہتی تھے اس مرض کیلئے یہ معجون تیار کی ہے جسکے چند روز کے استعمال سے امراض متعلقہ قوائے تناسل انشاءاللہ فوراً رفع ہوتے ہیں اور ہر قسم کی شکایت کیلئے انشاءاللہ تعالیٰ مفید ہے ہمارا کام یہ نہ تھا کہ لکھ مارتے کہ جواہرات سے طیار ہوتی ہے اول مفت منگائیے۔ پھر اگر فائدہ ہو تو طلب فرمائیے۔ قیمت فی بکس (عہ)

طلاء طلسمی۔ بیرانہ سالی کے اثر اور جوانی کی غلط کاریوں کر یہ امراض لاحق ہوتے ہیں۔ اور بعض اوقات خودکشی کی نوبت پہنچتی ہے۔ ہمارے اس طلاء طلسمی سے فائدہ اٹھائیں اور مجرب طلسمی کہا گیا ہے۔ انشاءاللہ وہ اس کو پائیں گی۔ قیمت ۲ ماشہ عہ/۔ سرمہ سلیمانی آنکھوں کی کل بیماریوں کو رفع کرنیوالا اور رطوبت بصارت بڑھانیوالا قیمت فی تولہ ۸/ منجن دندان :- دانتوں کی کل بیماریوں کو رفع کرنیوالا۔ دانت مثل گوہر آبدار بنانا اسی منجن کا کام ہے۔ قیمت فی بکس ۸/

المشتہر حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ بلب گڑھ ضلع دہلی۔

انوار احمدیہ پریس قادیان باہتمام شیخ یعقوب علی تراب مالک ایڈیٹر و پرنٹر و پبلشر چھپ کر شائع ہوا۔

ایوانِ خلافت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی کی صحت بہت اچھی ہے۔ زخم بھرتا چلا آتا ہے۔ اور آپ بلا کسی شخص کے سہارے اٹھتے بیٹھتے کھڑے ہوتے اور چلتے پھرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے یقین ہے کہ بہت جلد آپ کے فیوض کا سلسلہ پورے طور پر بدستور جاری ہو جائیگا۔

اپنی علالت پر آپ

۲۵ فروری ۱۹۱۱ء کو قبل عصر خاکسار ایڈیٹر الحکم نے عرض کی کہ آپنے اوایل علالت کے ایام میں۔ فرمایا تھا کہ اس بیماری سے جو منشاء الہی ہے۔ اور جو فواید ہیں وہ توفیق ملی تو بیان کرونگا۔ اب تو خدا کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے تھوڑا تھوڑا اگر آپ لکھا دیں تو بہت اچھا ہو۔

فرمایا:۔ ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل پر ہی سب کچھ موقوف ہے جب وہ توفیق دیگا تو لکھے جائیں گے بڑا فایدہ تو یہ ہے کہ جماعت میں دُعا کے لئے توجہ پیدا ہو گئی۔ اور دُعا ہی بڑی ضروری چیز ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ عبد الحکیم ایک طرف تو پیشگوئی موت کرتا ہے۔ اور دوسری طرف ہر رات کو جو میری موت کیلئے مقرر کرتا ہے، خدا تعالیٰ اسے میرے لئے دُعا کیطرف پھیر دیتا ہے۔ یہ تعجب کی بات ہے۔

(ناظرین یہ معمولی امر نہیں ہے احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے مخلص اور مومن بندے کی جان لینے میں بڑا تردد ہوتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی ذات تو ہر قسم کے تردد اور نقص سے پاک ہے اسکا مطلب اور مفہوم یہی ہے جو ہمنے عملی رنگ میں حضرت خلیفۃ المسیح کی اس بیماری میں دیکھا کہ آپ پر کیسے کیسے جاں ستان حملے بیماری کے ہوئے مگر اللہ تعالیٰ نے ان سب سے آپ کو محفوظ نکالا۔ اور اس کے لئے عام قلوب میں دعاؤں کے لئے صدقات اور خیرات کے لئے ایک جوش ڈالدیا۔ اس فکر اور اضطراب نے جو ان ایام میں قوم کو لاحق رہا۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی قدر و قیمت کو بتا دیا۔ کہ اس پاک وجود کی کسقدر ضرورت ہے۔ اور انہیں ایام میں خلافت کی اصل قوت اور شوکت کا اندازہ بھی ہوا۔ ایک دن جبکہ ڈاکٹر ہرڈ کو بلانیکا مشورہ ہو رہا تھا۔ باوجودیکہ ڈاکٹر کا بلایا جانا ضروری اور نہایت ضروری سمجھا جاتا تھا۔ تاہم احباب کو جرأت نہیں ہوتی تھی۔ کہ بلا اطلاع حضرت خلیفۃ المسیح ایسا کیا جاوے۔ چونکہ طبیعت اس وقت سخت ناساز تھی اسلئے تھوڑی دیر ہی اس کو رکھا گیا اور احباب کے اتفاق رائے سے ایسا کیا گیا۔ اور پھر بھی یہ گھبراہٹ قلوب سے دور نہیں ہوئی جب تک حضرت نے خود بھی اشارہ فرمایا غرض خدا تعالیٰ نے جماعت کی اصلاح اور بھلائی کے لئے آپ کو بستر علالت پر لٹایا۔ اور معلوم ہو گیا کہ جو لوگ خلافت کا صرف اتنا ہی کام سمجھے بیٹھے تھے۔ اور بعض اوقات اپنی کمزوری سے یہ کہہ اٹھتے تھے۔ کہ چند طالبعلموں کو لیکر بیٹھے رہتے ہیں۔ اور پڑھانا ہی ایک کام ہے۔ انہیں بھی معلوم ہو گیا کہ اس وجود کی کسقدر ضرورت ہے۔ اس خوفناک گھڑی کے تصور سے جو بالآخر تمام جاندار پر آنے والی ہے بھی جان کانپ جاتی تھی۔ اور ایک عظیم الشان خطرہ کا الارم ہوتا تھا۔

یہ ساری باتیں اس بیماری کے مفید سبق ہیں۔ کہ فی الحقیقت امام ہی ایک قوت ہے جو تمام مختلف مذاق اور مختلف طبقات کے لوگوں کو ایک امر پر جمع کر سکتا ہے۔ دنیا میں اتفاق اور اتحاد کی اگر کوئی سبیل ہو سکتی ہے تو وہ صرف امام مفترض الطاعۃ کا وجود ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس میں ایک خاص رعب اور قوت رکھدیتا ہے کہ ایک مختلف الرسن شخص بھی جب اس کے اتباع میں آتا ہے تو وہ اپنی تمام راؤں کو چھوڑ کر اس کے پیچھے ہو لیتا ہے۔ ایڈیٹر)

غرض فرمایا:۔ کہ یہ کیا کم فائدہ ہے۔ پھر میرا اپنا ایمان خدا تعالیٰ پر بہت بڑھ گیا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ وہ بدون اسباب کس طرح میری پرورش کرتا ہے۔ اسی کی غریب نوازیوں کے عجیب عجیب مشاہدات میں نے اس بیماری میں کئے ہیں۔ جن کو میں گن بھی نہیں سکتا۔

قرآن مجید پر میرا ایمان بہت بڑھا ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت بہت بڑھ گئی ہے۔ بیماری میں بعض بعض وقت سخت گھبراہٹ اور اضطراب ہوتا ہے۔ اور مجھے بھی ہوا۔ ایسے وقتوں میں ایمان کا قایم رہنا صرف خدا تعالیٰ ہی کے فضل پر موقوف ہے۔ میں نے ان اضطراب کی گھڑیوں میں بھی خوب غور کی اور دیکھا تو میں نے اپنے آپ کو خدا کے فضل سے خوش پایا اس لئے کہ میں دیکھتا تھا۔

میرا دل اپنے مولیٰ سے خوش ہے!

(یہ رضا بالقضا کا ایک عملی نمونہ ہے جو ہم نے دیکھا۔ ایوب صادق علیہ السلام کیطرح آپ جسمانی تکالیف میں سخت مبتلا ہوئے مگر آپ کی زبان سے حمدًا للہ۔ وشکرًا للہ ہی نکلا۔ سبحان اللہ ہی کہتے رہے۔ آپ کے اس فقرہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس ساعت عسر میں جبکہ تکالیف کا آپ نشانہ ہو رہے تھے۔ آپ محاسبہ نفس سے غافل نہیں ہوئے۔ اور اس حالت میں بھی اپنے ایمان کا اندازہ کرتے رہے۔ خدا کرے یہ کیفیت یہ استقلال اور یہ احساس ہم کو نصیب ہو آمین۔ ایڈیٹر)

اور وہ ان تکالیف میں بھی اس کے فضل کو محسوس کرتا ہے۔ ایمان کا دینا اور اس کا بڑھانا۔ اور پھر اسے قایم رکھنا یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کے فضل پر موقوف ہے۔ اسی نے مجھے ایمان دیا۔ اور اسی نے اس ذریعہ سے بڑھایا۔ اسی کے فضل سے میں یقین کرتا ہوں کہ وہ قایم رکھیگا۔

فرمایا:۔ اس بیماری میں اللہ تعالیٰ نے میرے رزق کو بہت کشادہ کیا۔ اور جنسے لوگ جنکو کوئی تعلق نہیں انہوں نے بھی بدوں کسی تحریک اور تعلق کے روپیہ بھیجا۔ یہ سب خدا تعالیٰ کے فضل کے عجائبات ہیں۔ اور اس قدر ہیں کہ کوئی گن نہیں سکتا۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عجیب عجیب کمالات میں نے مشاہدہ کئے ہیں۔ اور جن کو دیکھ دیکھ کر بے اختیار زبان سے نکلتا ہے۔

زفرق تا بقدم ہر کجا کہ مے نگرم
کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست

حسن معاشرت کا عجیب پہلو

اس سے پہلے بھی اسی سلسلہ مضامین میں ہمنے حضرت خلیفۃ المسیح کے حسن معاشرت کے بعض نمونے پیش کئے تھے۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ جسقدر زیادہ ہوں وہ کم ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے دل میں عورتوں کی ہمدردی۔ اور اصلاح کے لئے ایک خاص جوش ہے اور یہ امر آپ کے ان خطبوں سے جو نکاح کے موقعہ پر آپ پڑھتے ہیں۔ بخوبی ظاہر ہے۔ علاوہ

برس مختلف اوقات میں جب کبھی آپ کو کوئی موقعہ تقریر یا درس کا ملتا رہا ہے آپ نے کسی نہ کسی پیرایہ میں اس پہلو پر اپنی جماعت کو ضرور متوجہ کیا ہے اور اپنے عمل سے برداشت اور حسن سلوک کا ایسا عمدہ نمونہ دکہایا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس پر عمل کی توفیق دے۔ بعض اوقات والدہ عبدالحی کی دلداری اور تسلی کے لئے ضروری علاج آپ نے نہیں کیا۔ مثلاً کسی اپریشن کی ضرورت ہے اور والدہ عبدالحی نے مخالفت کی ہے تو آپ نے روک ہی دیا اور خود سخت تکلیف اوٹھائی۔ مگر اس کو شکستہ خاطر نہیں ہونے دیا۔ کبھی غذا کے متعلق کوئی امر پیش آیا تو آپ نے والدہ عبدالحی کی تجویز کو مقدم رکہا۔ آج ۲۴ فروری ۱۹۱۱ء کو آپ نے قبل عصر پینے کے لئے جنجر طلب کیا۔ مگر اندر سے کہلا بھیجا کہ قہوہ اور کچھ کہانے کو دیں گے۔ حضرت نے فرمایا۔ کہ اگر اس وقت کچھ کہایا۔ تو رات کو نہیں کہایا جائیگا۔ میں صرف تھوڑا سا پانی پیتا ہوں۔ مگر والدہ عبدالحی نے جو تیار کیا تہا۔ اسے پلانا چاہا۔ اور پھر کہا کہ نہیں کچھ قہوہ اور تھوڑا سا کیک کہالو۔ اس پر فرمایا اچھا۔ یہ ایک چہوٹا سا واقعہ ہے۔ اور بعض دل دماغ اس کو غیر ضروری اور فضول سمجھیں۔ مگر نہیں اس میں کتنا بڑا قیمتی سبق اپنی بیوی کی دلداری کا ہے جسکے ذریعہ گہر جنت کا نمونہ ہو جاتا ہے۔ اسی ضمن میں مجھے یاد آیا کہ ایک دفعہ حضرت نے مجھے فرمایا کہ میں عورتوں کو درس دے رہا تھا۔ اور میرے درس میں یہ آیت آئی۔ **یاٰادم اسکن انت وزوجک الجنۃ** الآیۃ۔ فرمایا میرے دل میں اس وقت کی حسب حال اس کا یہ مفہوم ڈالا گیا۔ کہ میاں بیوی کو جنت میں رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ کہ تم دونوں ملکر جنت میں رہو۔ اور یہ جنت اس وقت تک جنت رہ سکتا ہے۔ جب تک تم آپسمیں جھگڑا نہ کرو۔ جہاں میاں بیوی میں تنازعات کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ پھر وہ گہر جنت نہیں۔ بلکہ دوزخ کا نمونہ ہو جاتا ہے اس لئے چاہیئے کہ میاں بیوی باہم نہایت خوشی اور آرام سے ملکر رہیں جھگڑا نہ کریں ایکدوسرے کی دل شکنی نہ کریں۔ اور مرد خصوصیت سے عورتوں کی بعض کمزوریوں پر برداشت اور حوصلہ سے کام لیں۔ غرض یہ واقعہ جو آپ کی زندگی میں حسن معاشرت کا نمونہ دکہانیکے لئے لکہا ہے بہت سے دوستوں کو فائدہ دیگا۔

اخلاص کی قدر

فرمایا میں شروع سے دیکھتا رہا ہوں۔ کہ انگریزی ادویات نے مجھے کوئی فائدہ نہیں دیا۔ اور نہ انگریزی غذائیں مفید ہوئیں ہر چند خدا تعالےٰ ہی کے فضل سے ہی مفید اور بابرکت ہو سکتی ہیں۔ مگر میں نے انگریزی ادویات کو ترک نہیں کیا اس واسطے کہ وہ ڈاکٹر لوگ اخلاص اور ہمدردی سے دیتے تھے۔ اور فائدہ ہونا تو ان کے اختیار میں نہ تہا۔

یہ نمونہ ہے آپ کی قدر اخلاص کا۔ باوجودیکہ آپ کو ان ادویات نے کوئی فائدہ نہیں پہونچایا۔ لیکن آپ نے کبھی انکار نہیں کیا بعض وقت ہم نے دیکہا ہے۔ کہ آپ کا پیٹ بہرا ہوا تھا اور طبیعت کسی چیز کو قبول نہیں کرتی تھی۔ تاہم جب کوئی غذا یا دوا ڈاکٹر لوگوں نے پیش کی تو آپ نے بلا عذر کہالی۔

ہم اور ہمارے مخالفوں میں فرق

علی العموم آجکل یہ سوال اٹھایا جاتا ہے۔ کہ احمدی اور غیر احمدیوں میں اختلاف اور فرق کیا ہے؟ بعض لوگ کہدیتے ہیں۔ کہ معمولی فروعی اختلاف ہے۔ اصولی اختلاف کوئی نہیں۔ یہ غلطی بعض اوقات احمدیوں کو بھی لگ گئی ہے۔ اور تحریروں یا عام لیکچروں میں بھی کہا گیا ہے۔ کہ ہمارے اور مخالفوں کے درمیان کوئی بڑا اختلاف نہیں مگر حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی نے اس سوال کو حل کر دیا ہے۔ ۲۷ فروری ۱۹۱۱ء کو قبل دوپہر آپ کی خدمت میں یہ سوال پیش کیا گیا کہ کیا احمدیوں اور غیر احمدیوں میں کوئی فروعی اختلاف ہے؟ حضرت خلیفۃ المسیح نے جو کچھ اسکا جواب دیا۔ میں اس کے مفہوم کو اپنے حافظہ سے اپنے الفاظ میں لکھتا ہوں۔

فرمایا یہ بات تو بالکل غلط ہے۔ کہ ہمارے اور غیر احمدیوں کے درمیان کوئی فروعی اختلاف ہے کیونکہ جسطرح وہ نماز پڑھتے ہیں ہم بھی اسی طرح پڑھتے ہیں۔ اور زکوٰۃ۔ حج۔ اور روزوں کے متعلق ہمارے اور ان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے میری سمجھ میں ہمارے اور ان کے درمیان **اصولی فرق** ہے اور وہ یہ ہے کہ ایمان کے لئے یہ ضروری ہے کہ اللہ تعالےٰ پر ایمان ہو اس کے ملائکہ پر کتب سماویہ پر اور رسل پر خیر و شر کے اندازوں پر اور بعث بعد الموت پر۔ اب غور طلب امر یہ ہے کہ ہمارے مخالف بھی یہی مانتے ہیں اور اسکا دعوےٰ کرتے ہیں لیکن یہاں پہنچتے ہی ہمارا اور ان کا اختلاف شروع ہو جاتا ہے۔ **ایمان بالرسل** اگر نہ ہو تو کوئی شخص مومن مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اور اس ایمان بالرسل میں کوئی تخصیص نہیں عام ہو۔ خواہ وہ نبی پہلے آئے یا بعد میں آئے۔ ہندوستان میں ہوں یا کسی اور ملک میں۔ کسی **مامور من اللہ** کا انکار کفر ہو جاتا ہے ہمارے مخالف حضرت مرزا صاحب کی ماموریت کے منکر ہیں۔ اب بتاؤ کہ یہ اختلاف فروعی کیونکر ہوا۔ قرآن مجید میں تو لکہا ہے **لانفرق بین احد من الرسل**۔ لیکن حضرت مسیح موعود کے انکار میں تو تفرقہ ہوتا ہے۔ رہی یہ بات کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید میں خاتم النبیین فرمایا۔ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور ہمارا یہ مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین نہ کرے تو

باالاتفاق کافر ہے

یہ جدا امر ہے۔ کہ ہم اس کے کیا معنے کرتے ہیں۔ اور ہمارے مخالف کیا۔ اس خاتم النبیین کی بحث کو لانفرق بین احد من الرسل سے تعلق نہیں وہ ایک الگ امر ہے۔ اس لئے میں تو اپنے اور غیر احمدیوں کے درمیان اصلی فرق سمجھتا ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح کے اس بیان کے بعد امید ہے یہ معاملہ ہمیشہ کے لئے صاف ہو جائیگا۔ اور یہ غلطی رفع ہو جائیگی کہ ہمارے اور دوسرے مسلمانوں کے درمیان کوئی فروعی اختلاف ہے۔

ارشاد الامیر

ذیل میں حضرت امیر المومنین کے ارشادات درج کئے جاتے ہیں جو برادرم ایڈیٹر بدر نے جمع کئے ہیں۔

گناہوں سے کس طرح بچ سکتے ہیں

فرمایا استغفار سے۔ اگر گناہ سے نہ بچ سکے تو لاحول بہت پڑہے۔ پڑہے جائے تھکے نہیں۔ **لا ملجاء ولا منجاء عنک الا الیک** خدا سے پناہ خدا ہی دیوے تو بات بنتی ہے۔ طاعون کا کیڑا اتنا باریک ہوتا ہے۔ پھر کسقدر بڑہتا ہے وہی بچائے تو بچائے۔

استغفار اور لاحول سے بھی گناہوں سے نہ بچ سکے تو ہمت نہ ہارے استغفار اور لاحول اور دعا کئے جاوے۔ استقامت کرے۔ گہبراوے نہیں۔ شیخ محی الدین ابن عربی لکھتے ہیں کہ ایک شخص پر مجھے بہت حسن ظن تھا۔ لوگوں نے کہا شراب پیتا ہے میں نے نہ مانا۔ ایکدن وہ شراب پی رہا تہا کسی نے آکر خبر کی۔ میں نے کہا ہمیں دکہاؤ میں اس کے مکان پر گیا۔ نوکر نے اندر خبر کی۔ کہا کہ عرض کر دو کہ اس وقت میں مل نہیں سکتا۔ میں نے کہا ہمنے ملنا ہے۔ کہا کہدو کہ شراب پی رہا ہے۔ میں نے کہا کچھہ بھی ہو ہمنے ملنا ہے۔ غرض اندر گیا تو دیکہا کہ جام شراب منہ سے لگا ہے۔ مگر دیکہا کہ ہر گہونٹ کے بعد سچی توبہ دل سے نکلتی ہے۔ اور اس توبہ کیساتھ ایک نور اترتا معلوم ہوتا ہے۔ غرض صاحب ہمت گہبراتا نہیں وہ توبہ کئے جاتا ہے۔ کوشش کئے جاتا ہے۔

عشق کا لفظ قرآن اور حدیث میں نہیں۔ ایک حدیث صوفیوں نے لکہی ہے مگر وہ کسی صوفی کا اپنا لفظ ہے۔

. . . . عشق کا لفظ اچھے معنے نہیں رکھتا۔ غیر اللہ سے حب کو کہتے ہیں۔ یہ کسی اعمال کی سزا ہوتی ہو شرک ہوتا ہے۔ بہیرہ میں ایک لڑکا کسی عورت پر عاشق ہو گیا آخر میں مجنون ہو گیا۔ لوگوں نے کہا کہ خدا کے لئے اس لڑکی کو اسے دکہادو۔ دیکھہ کر کہنے لگا میں نہیں جانتا یہ کون چڑیل ہے لوگوں نے کہا یہ فلانی ہے۔ کہنے لگا ہرگز نہیں۔ اس کی ناک ایسی آنکھہ ایسی وغیرہ وغیرہ نہ مانا۔ خیر میں نے علاج کیا اچھا ہو گیا۔ میں نے پوچھا تو کہا اس وقت نہ پہچانا۔ کہنے لگا خیال میں تصویر باندھتے باندھتے کچھہ اور کی اور ہی بن گئی تھی۔ یہ کسی بد اعمالی کی شامت کا نتیجہ ہوتا ہے اور شرک ہوتا ہے۔

انسان مختار ہے یا مجبور ہے اس بحث میں پڑنا احمق پن ہے قرآن اور حدیث میں یہ لفظ آیا ہی نہیں

ارشاد الامیر

مرتبہ ڈاکٹر صاحب

فرمایا بیوی کی غلطیوں کو بہول جانا چاہیئے اگر غلطیاں یاد رکہی جاویں۔ تو دل میں رنجش آجاتی ہے۔ اور یہ حسن معاشرت کے خلاف ہے فرمایا کہ جب روح جسم خاکی سے علیحدہ ہوتی ہے تو وہ اپنے ساتھ ایک نیا جسم لیکر نکلتی ہے جو ہر ہر عضو سے نکلتا ہے۔ میں نے ایسے جسم خود دیکھے ہیں۔ ایک شخص کو جو اس وقت زندہ موجود ہے اس کو میں نے دیکہا۔ اس کا جسم خنزیر کا ہے۔ ایک ہی وقت میں اسکا ظاہری جسم اور خنزیر والا جسم اپنے چارپیروں پر چلتا دیکہا ہے۔ پہلے میں اسکو نیک آدمی سمجھتا تہا۔ یہ حالت دیکھہ کر خیال بدل گیا۔

بیماری کی حالت میں کلوروفارم سونگہانے سے جو بیہوشی ہوتی ہے اس میں اعصاب پر اثر پڑتا ہے اور احساس کا مادہ زائل ہو جاتا ہے

اس لئے ان باطنی اجسام کو دیکھ نہیں سکتا۔ مگر موت کی حالت معراج ہوتی ہے۔ اہل کشف لوگوں نے کسی شخص کی موت کیوقت ایسا جسم نکلتا مشاہدہ کیا ہے۔ مگر جب یہ نظارے خدا دکھاتا ہے تو ایسے لوگوں میں ستارے کی شان بھی رکھ دیتا ہے۔ پھر وہ میت کا پردہ فاش نہیں کرتے۔ ہر ایک کے جسم کی حالت جدا ہی ہے بعض بیچے گنہگاروں کو برا وقت جا ہتا ہے۔ خدا کی غریب نوازی اور رحمت بہت وسیع ہے وہ جس کو چاہے معاف کر دے۔ اس لئے ان باتوں کو بتانے میں احتیاط لازم ہونی چاہئیے۔

فرمایا:۔ صحت کی دعائیں تو بہت ہوئی ہیں۔ اور صحت الحمد للہ حاصل ہوئی۔ صحت کی دعا کے ساتھ طاقت کی دعا بھی ہونی چاہئیے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

عذاب الٰہی سے بچو!

ناظرین!

اللہ تعالےٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے من اھتدیٰ فانما یھتدی لنفسہ و من ضل فانما یضل علیھا و لا تزر وازرۃ وزر اخریٰ و ما کنا معذبین حتی نبعث رسولاً یعنے جسنے ہدایت پائی پس جو وہ ہدایت پاتا ہے۔ اسی کی جان کیلئے ہے۔ اور جو گمراہ ہوا۔ پس جو اس نے گمراہی کی اسی کیلئے ہے اور یہ کہ کوئی اٹھانیوالا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔ اور یہ کہ ہم عذاب نہیں کیا کرتے مگر پہلے اس کے اپنا رسول بھیج لیتے ہیں۔ پس موجودہ زمانہ کی تباہیوں اور ہلاکتوں کو دیکھکر کیا یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ اس زمانہ میں بھی اللہ تعالےٰ کیطرف سے کوئی مامور ضرور آیا ہے۔ ہندوستان ہی نہیں ساری دنیا پر تباہی آرہی ہے اور عذاب پر عذاب پہونچ رہا ہے۔ کبھی زلزلہ ہے تو کبھی طاعون اور کبھی ہیضہ ہے تو کبھی سیلاب نئی نئی بیماریاں پیدا ہو رہی ہیں اور مختلف طریقوں سے نوع انسان ہلاک ہو رہی ہے ہندوستان میں تو خصوصاً زلزلہ اور سیلاب کے علاوہ طاعون نے ہلاکت کا دروازہ ایسا دیسع کر دیا ہے کہ گاؤں کے گاؤں اور قصبوں کے قصبے تباہ اور برباد ہو گئے ہیں۔ ہر سال پانچ سات لاکھ بلکہ بعض دفعہ اس سے بھی زیادہ آدمی اس قہر الٰہی کی نذر ہو جاتے ہیں۔ ابتک لاکھوں عورتیں بیوہ اور لاکھوں بچے یتیم ہو چکے ہیں۔ اور ابھی یہ بیماری ختم ہوتی نظر نہیں آتی۔ بلکہ بڑھتی چلی جاتی ہے۔ چنانچہ اس سال بھی بڑی تیزی سے اپنا کام کر رہی ہے اور ہر ہفتہ میں بیس ہزار سے زیادہ آدمی اسکی وجہ سے مرتے ہیں۔ پس کیا کوئی درد مند دل ایسا نہیں کہ جو اس کے سبب کو دریافت کرے اور کوئی سعید روح نہیں جو اسکی وجہ معلوم کرے آخر وجہ کیا ہے کہ دنیا پر عذاب کا دروازہ کھولا گیا ہے اور یک لخت ہلاکت کے اژدہا نے اپنا منہ پھاڑ کر ہزاروں لاکھوں انسانوں کو نگلنا شروع کر دیا ہے۔ لوگوں کی عقلوں کو کیا ہوا۔ کہ وہ اس آیت پر غور نہیں کرتے اور دنیا میں اس مامور اور مجدد کو تلاش نہیں کرتے کہ جسکے انکار کیوجہ سے اسقدر ہلاکت دنیا پر آرہی ہے ابھی طاعون کا نام و نشان بھی نہ تھا کہ جب حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود حضرت مرزا غلام احمدؑ نے براہین احمدیہ میں شایع کر دیا تھا۔ کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا پر خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو دنیا پر ظاہر کر دیگا۔ اور یہ کہ الامراض تشاع و النفوس تضاع یہ وہ وقت تھا کہ دنیا آرام کی زندگی بسر کر رہی تھی۔ اور کوئی نہ جانتا تھا کہ عنقریب ہلاکت کا بازار اسقدر گرم ہونیوالا ہے۔ لیکن جونہی کہ اس مامور من اللہ کا انکار شروع ہوا۔ اور لوگوں نے آپ کی مخالفت کی کہ آسمان کانپ اٹھا اور خدا نے اپنے قہری نشان دکھلانے شروع کئے۔ طاعون آیا۔ قحط پڑے زلزلے آئے طاعون آئے غرض کہ بیسیوں قسم کی بیماریوں نے دنیا کو گھیر لیا۔ آپ نے پہلے ہی سے پیشگوئی کر دی تھی کہ تیری جماعت نسبتاً محفوظ رہیگی۔ چنانچہ اس وقت تک سوائے چند ایک کیس کے اس جماعت میں بالکل امن رہا ہے۔ پس کیوں لوگ اپنی جانوں پر رحم نہیں کرتے اور اس صدی کے مجدد کو قبول نہیں کرتے کیا وجہ ہے کہ پہلے زمانہ میں تو اللہ تعالےٰ لوگوں کی گمراہی کے وقت مامور بھیجتا تھا۔ لیکن اب نہیں بھیجتا۔ کیا اللہ تعالےٰ کا رسول اللہ سے وعدہ نہ تھا۔ کہ ہر صدی کے سر پر مجدد آیا کریں گے پھر اس صدی کے سر پر کیوں کوئی مجدد نہ آیا۔ آیا اور ضرور آیا۔ مگر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا نے اس کے لئے اپنی چمک دکھلادی اور قہری تلوار کھینچکر دنیا پر حملہ کیا اور اس کے مخالفین کو تباہ اور برباد کیا اور جب تک لوگ اس کی سچائی کا اقرار نہ کریں گے اور طرح طرح کے گندوں اور فسق و فجور کو جو ان میں پڑے ہیں ترک نہ کریں گے تو خدا کے قہر کی کھچی ہوئی تلوار برابر ان کو ہلاک کئے چلی جائے گی۔ خدا تعالےٰ بڑا غیور ہے وہ کب برداشت کر سکتا ہے۔ کہ اس کے مامور کا انکار کیا جائے۔ دنیاوی گورنمنٹیں اپنے وزیروں اور سفیروں کی ہتک نہیں برداشت کر سکتی۔ تو اللہ تعالےٰ اپنے مامورین کی ہتک کو کیونکر گوارا کرے۔ پس اے میرے دوستو میں آپ لوگوں کی خیر خواہی کے طور پر آپ کو متوجہ کرتا ہوں کہ خدا کے لئے اپنے بال بچوں پر رحم کرو۔ اور ملک کو اس تباہی اور ہلاکت سے بچاؤ۔ کیوں ایک مامور من اللہ کی مخالفت کر کے اپنے ساتھ اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کو بھی ہلاک کرتے ہو۔ طاعون ملکگیر بڑھ رہی ہے اور کون جانتا ہے کہ کس کس کی موت اب کے سال مقدر ہے۔ پس بیشتر اس کے کہ موت توبہ کا دروازہ بند کر دے خدا کے مامور کے سایہ کے نیچے آکر اللہ تعالیٰ کی پناہ کو ڈھونڈو اور ضد اور ہٹ کو چھوڑ دو۔ دیکھو آسمان نے رمضان کے مہینہ میں بموجب حدیث صحیحہ سورج اور چاند کو گہن لگا کر مسیح کی آمد پر دلالت کر دی اور زمین پر طاعون اور زلزلوں نے اس کی سچائی پر مہر لگا دی۔ پھر بیفائدہ کیوں دیر لگاتے ہو اور حق سے کیوں منہ موڑ رہے ہو یاد رکھو کہ اگر اس مامور من اللہ کا دعویٰ تم لوگوں نے خلوص دلسے نہ پرکھا۔ تو تمہارے عزیز و اقربا کی گمراہی کا گناہ بھی تمہارے ہی سر ہو گا ہمنے پکار پکار کر سنا دیا۔ اور آسمان و زمین نے ہماری تائید کی کہ اس زمانہ کا مسیح و مجدد و مہدی آگیا اور خدا نے اسکے لئے ہزاروں نشان دکھلائے۔ پس اگر اب بھی تم توجہ نہیں کرو گے اور ٹھنڈے دل سے اسکے دعاوی پر غور نہیں کرو گے تو قیامت کے دن خدائے وحدہٗ لاشریک کے حضور میں جوابدہی کرنی پڑے گی۔ اور اس وقت ٹھٹھے اور ہنسی سے کام نہیں چلیگا بلکہ اثبات کا جوابدہ ہونا ہو گا۔ کہ جب احادیث میں بتائی ہوئی کل نشانیاں پوری ہو گئیں اور اس کے ہاتھ پر میں نے ہزاروں نشان دکھلائے۔ تو کیا سبب کہ تم نے میرے مامور کے دعاوے پر غور تک نہیں کیا۔ اور اس کی باتوں کو ٹھٹھے اور ہنسی میں اڑا دیا اور ہم تو عرض کر دیں گے کہ الٰہی ہمنے ہر طرح سے حق کی شناخت کیلئے ان کو بلایا مگر انہوں نے ہماری ایک نہ سنی۔ ابھی وقت ہے توبہ کرو۔ اور سستی نہ کرو اگر تم کو کچھ شکوک ہوں وہ ہم سے دریافت کرو اور خدا کے حضور میں دعا کرو کہ الٰہی اگر مرزا غلام احمد قادیانی واقعی سچا اور تیری طرف سے مامور ہے تو ہم کو اس کی شناخت عطا کر۔ آمین یا رب العالمین۔ میں پھر بڑی عاجزی سے التجا کرتا ہوں کہ طاعون بڑے زور سے بڑھ رہی ہے للہ سستی کو چھوڑ دو۔ اور خدا کے مامور کو قبول کرو۔ اور اپنے بال بچوں کے حال پر رحم کرو۔ خدا تعالےٰ کے قہر کا مقابلہ کرنا اچھا نہیں ہوتا۔ انسان کی کیا بساط ہے کہ اس کے مقابلہ میں دم بھی مارے۔ پس بہتر ہے کہ اس کے حکم کے آگے سر جھکا دو اور تقویٰ اور طہارت سے کام لو تا خدا تم پر رحم کرے۔ غفلتوں اور سستیوں کو ترک کرو کہ تا اللہ تعالےٰ تم کو اپنی پناہ میں رکھے ضد اور ہٹ کو چھوڑ دو۔ تا سلامت رہو۔ وما علینا الا البلاغ۔ و اٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین۔

(خاکسار مرزا محمود احمد قادیان ضلع گورداسپور پنجاب)

دارالامان کا ہفتہ

نہایت افسوس سے ظاہر کیا جاتا ہے کہ کل ۲۷ فروری ۱۹۱۱ء کو قریب عشاء میاں محمد یٰسین مہاجر سہارنپوری نے پلیگ سے وفات پائی۔ مرحوم ایک مخلص مہاجر تھا جو اپنے بہت سے دنیوی مفاد اور رشتہ داروں کو محض خدا تعالےٰ کی رضا کے لئے چھوڑ کر مع اپنے بھائی محمد یامین کے چلا آیا تھا۔ مرحوم نے نہایت اطمینان اور استقلال کیساتھ اس جام موت کو پیا۔ ۲۸ فروری ۱۹۱۱ء کو حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد سے الوصیت (۱) کے قواعد کے ماتحت امانتاً اسی دوسری جگہ صندوق میں دفن کیا گیا ہے۔ مرحوم کا استقلال اور اخلاص قابل رشک تھا اس کی ہجرت اللہ تھی کے لئے تھی اور وہ آخر دم تک اسپر قایم رہا۔ خدا تعالےٰ اسپر اپنے برکات نازل کرے اور اسکے بھائی کو سکینت اور اطمینان دے (آمین) احباب اسپر جنازہ غائب پڑھ دیں (۲) قادیان میں کمیٹی کیطرف سے نالیاں بنانیکا کام شروع ہو گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ لوگ ایک باقاعدہ کمیٹی اس مطلب کیلئے بنانا چاہتے ہیں۔ کہ کمیٹی کے متعلق اگر کبھی کوئی شکایت ہو یا کسی اصلاح کیطرف اسے متوجہ کرنا ہو تو کمیٹی مذکور کام کرے یہ ترقی کے آثار ہیں (۳) دور الضعفاء کے لئے حضرت نواب صاحب قبلہ نے ۲۲ مکانوں کے لئے ایک وسیع قطعہ زمین بہشتی مقبرہ کے قریب عطا فرمایا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالےٰ ان کے تمام کاموں میں وسعت اور فراخی عطا کرے۔ (آمین)

اب مکانات کا سلسلہ شروع ہونیوالا ہے۔ پہلے مکانوں کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح نے حکم دیا ہے کہ ان کے خرچ سے بنوایا جاوے (جزاہ اللہ احسن الجزاء)

کامگار انظرے کن سوئے ناکامے چند!

وکیل مسلمانوں کو توجہ دلاتا ہے۔ کہ مسلمانوں کی قومیت اسلام اور محض اسلام ہے۔ شرافت کا معیار صرف تقویٰ پر منحصر ہے۔ نسل یا پیشہ پر منحصر نہیں ہے۔ ایک ادنےٰ پیشہ ور کو بھی اسلام نے وہی حقوق دیئے ہیں۔ جو ایک قریشی النسب کو حاصل ہو سکتے ہیں۔ اور دونوں میں کوئی تفاوت نہیں دکھایا گیا ہے لیکن افسوس ہے کہ ہندوستان کی سرزمین میں مسلمانوں سے یہ شاندار امتیاز بھی گم ہو چلا ہے۔ مردم شماری میں ہر ایک قوم کی گوت اور ذات لکھی جاتی ہے اور شیخ و سید و مغل و افغان کے علاوہ بقیہ جتنے اسلامی عناصر ہیں۔ کسی کو شریف نہیں سمجھا جاتا۔ یہ نہایت عبرت خیز امر ہے۔ کہ ہندو جن کی بنیاد بالکل غیر مساوات کے اصول پر مبنی ہے ادنیٰ ذاتوں کو اعلےٰ بنانے کی کوشش کر رہے ہوں۔ اور مسلمان جن کی ترکیب ہی مساوات پر واقعہ ہوئی ہے اس معاملہ میں ہندوؤں سے بھی پیچھے رہیں۔ کیا ہمارا فرض نہیں ہے کہ ہم اپنے گمزار بھائیوں کو بیدار کریں انہیں اپنے برابر سمجھیں۔ ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام کریں۔ اور ان کو اپنی قومیت متحدہ کا ایک مفید اور کارآمد جزو بنائیں۔ کیا یہ امر رہبران قوم کے فرائض میں داخل نہیں ہے۔ اور کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ جن غریبوں کی کثرت تعداد نے ہماری اہمیت بڑھا رکھی ہے ہم یا ہماری تعلیمی کانفرنس بھی ان کے لئے کچھ نفع رساں ثابت ہو۔ پیشہ و ذات کے بے اصول فرق مراتب نے ذلت کا جو خیال ان عناصر کی نسبت پیدا کر رکھا ہے دور ہو جائے اور کامگاروں کی نظر عنایت سے ناکاموں کے دن بھی پھر جائیں۔

آنریبل نواب ذوالفقار علیخان صاحب

یہ امر نہایت مسرت سے ظاہر کیا جاتا ہے کہ ہمارے محترم مخدوم نواب محمد علیخان صاحب آف مالیر کوٹلہ کے برادر عزیز نواب ذوالفقار علیخان صاحب ریاست پٹیالہ کی صدارت عظمےٰ پر مامور کئے گئے ہیں۔ آنریبل نواب ذوالفقار علیخان صاحب اپنی خاندانی وجاہت اور مسلم کمیونٹی میں امتیازی حیثیت رکھنے کے علاوہ گورنمنٹ کے حضور خاص اعزاز اور اعتماد رکھتے ہیں پچھلے امپیریل کونسل میں نواب صاحب ممدوح صوبہ ہذا کے مسلمانوں کی طرف سے نائب منتخب ہوئے ہیں۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ کس قابلیت اور خوبیوں کے مالک ہیں۔ میں ریاست پٹیالہ کی خوش قسمتی سمجھتا ہوں کہ ایسے قابل اور معاملہ فہم انسان کے ہاتھ میں اسکی وزارت عظمیٰ کی باگ دی گئی ہے۔ اس لئے ماننا ہی پڑتا ہے یہ کہنا ہی سراسر درست ہے۔ کہ ہز ہائینس مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے اس انتخاب میں اپنی زیرکی اور مدبرانہ دوربینی کا ثبوت دیا ہے اور نیز آنریبل نواب ذوالفقار علیخان صاحب کے اس انتخاب پر تمام حصوں میں اظہار مسرت کیا جا رہا ہے۔ اور انکی شخصیت کو بالاتفاق بے تعصب اور معاملہ فہم تسلیم کر لیا گیا ہے۔ ہماری دلی دعا ہے کہ ریاست اس انتخاب کی بہترین برکات کو حاصل کرے۔ میں اس انتخاب پر ریاست کو مبارکباد دیتا ہوں۔

سر آغاخان بالقابہ لاہور میں

ہز ہائینس سر آغاخان بالقابہ جو مسلم یونیورسٹی کے لئے قومی گداگر بنکر نکلے ہیں ۲۴ فروری ۱۹۱۱ء کی صبح کو لاہور پہنچے۔ لاہور پنجاب کا دارالصدر ہے۔ اور اس حیثیت سے پنجاب کے مسلمانوں کا اسے مرکز دنیوی رنگ میں کہنا غلطی نہیں۔ پنجاب کے مسلمانوں نے ہز ہائینس سر آغاخان بالقابہ کے استقبال کی تیاریاں دلی جوش سے ایسے اعلیٰ پیمانہ پر کی تھیں کہ اسکی نظیر نہیں ملتی۔ لاہور میں اسلامی قومیت کا ایک سمندر موجیں مار رہا تھا۔ اور مسلمانوں میں زندگی کی روح کام کرتی ہوئی معلوم ہوتی تھی۔ جس طرح ٹرکی کو یوروپین سلطنتیں ہمیشہ مرد بیمار کہا کرتی تھیں۔ اور ٹرکی کی ترقیات نے بتا دیا کہ مرد بیمار کہلا کر وہ ایسی قوت اور طاقت اپنے اندر رکھتا ہے کہ یورپی سلطنتوں کو قابو نہیں پانے دیتا اسی طرح ہندی مسلمانوں کو مردہ قوم کہا جاتا تھا۔ اور اگر مردہ نہیں تو خواب گران میں سونے والی قوم تو ضرور تھی۔ مگر مسلم یونیورسٹی کی تحریک نے مسلمانوں میں وہ جوش پیدا کر دیا ہے اور ان میں کچھ ایسی حرکت پیدا ہو گئی ہے۔ کہ مسلمانوں کو اب **مردہ قوم** کہتے ہوئے تامل کرنا پڑیگا۔ اگر یہی حرکت اس قوم میں باقی رہی۔ اور خدا کرے کہ باقی رہے اور اس کے فضل سے امید ہے۔ کہ اب جب قوم میں زندگی کے آثار پیدا ہو چلے ہیں تو کچھ شک نہیں کہ وہ وقت آتا ہے کہ مسلمانوں میں عملی روح پیدا ہو جائے گی۔

ہز ہائینس سر آغاخان بالقابہ نے اس قومی تحریک میں جو حصہ لیا ہے اس کی نظیر اس پوزیشن کے آدمیوں میں نہیں ملتی۔ میں بلا خوف لومتہ لائم کہونگا۔ کہ ہز ہائینس کی یہ قربانی اور ایثار کی مثال ایسی ہے۔ کہ وہ لوگ (جو ذرہ سا بھی کسی قومی کام میں حصہ لیکر قوم کے افراد سے اپنی شان میں مدحیہ قصاید سننے کے آرزومند رہتے ہیں) اس سے سبق لیں۔ اور محض اخلاص اور خدا کے لئے کام کرنے کی توفیق چاہئیں۔ **ہز ہائینس کا یہ کارنامہ** مسلمانان ہند کی تاریخ میں ہمیشہ سنہری حرفوں سے لکھا جائیگا اس میں کوئی کلام نہیں کہ یہ **مادی ترقی** کا زینہ ہے اور مسلمانوں نے مادی ترقی ہمیشہ **دین** کے ذریعہ کی تھی۔ اور بعض وقت خطرہ ہوتا ہے کہ مسلمان اس مادی ترقی کی رو۔ اور **دنیوی مقابلہ** کے میدان میں کہیں اتنے آگے نہ بڑھ جائیں کہ اصل غرض جو **دین** ہے بالکل فوت ہو جاوے۔ مگر نہیں ہم خدا کے فضل سے مایوس نہیں۔ بلکہ ان تمام باتوں کو دینی ترقی کے لئے بھی بطور ارہاص کے سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایک سلسلہ اس وقت قایم کیا ہے۔ اگر یہ زمانہ یہ ملک اس کی ترقی کے حسب حال ہوتا تو اسے یہاں قایم ہی کیوں کیا جاتا؟ یونیورسٹی کے متعلق ہمارا پہلو مذہبی نقطہ خیال سے یا اپنے سلسلہ کی نوعیت اور اس کی بعثت کے اغراض کے لحاظ سے کچھ بھی ہو اس میں کوئی بھی کلام نہیں کہ ہم اس سے ہمدرد ہیں۔ ہمارے امام حضرت امیر المومنین سیدنا نور الدین ایدہ اللہ بنصرہ کا مکتوب جسمیں یونیورسٹی سے ہمدردی کا اظہار کیا گیا ہے لاہور کے جلسہ میں پڑھا گیا۔ اس کے متعلق جو اثر مسلمانان پنجاب پر پڑا وہ نہایت قیمتی اور مفید ہے اور وہ یہ ہے کہ انہیں اس امر پر نہایت مسرت کا اظہار کرنا پڑا کہ یہ قوم ایک امام کے ماتحت ہے۔ اور یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ وہ کوئی کام اپنے امام کی اجازت کے بدوں نہیں کر سکتی۔ مسلمانوں میں اگر یہ جذبہ پیدا ہو جاوے کہ انہیں ایک امام کے ماتحت رہنا ضروری ہے۔ تو یونیورسٹی کی اس تحریک کو ہم نہایت بابرکت سمجھیں گے۔ اور ہم خدا کے فضل سے یقین کرتے ہیں کہ یہ تحریک ہمارے لئے کوئی مفید راہ پیدا کرنے والی ہو گی۔ اپنی پوزیشن کے لحاظ سے احمدی قوم غالباً یہ کہنے میں مضایقہ نہیں کر سکتی کہ وہ اپنی یونیورسٹی علیحدہ اگر قایم نہ کرے گی تو مسلمانوں کے اندر وہ قومیت اور وہ ملیت جو اسلام پیدا کرتا ہے پیدا نہیں ہو سکتی۔ ہماری یونیورسٹی جبکہ اسلامی یونیورسٹی کہلاتی ہے تو اس میں شان اسلام جلوہ گر ہونی چاہیئے۔ نہ کچھ اور بہرحال ہز ہائینس سر آغاخان بالقابہ نے مسلمانوں کیلئے بہت بڑی قربانی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہترین جزا دے۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ دل کھول کر اس تحریک میں حصہ لیں۔

سادہ سنگت کا سلسلہ تبلیغ

سادہ سنگت کی طرف سے

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی اجازت اور ارشاد کے ماتحت ممالک اسلامیہ میں تبلیغ سلسلہ کے لئے ایک بہت بڑا اشتہار عربی زبان میں لکھا گیا ہے۔ اور مطبع میں چھپنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ اس اشتہار کی اشاعت پر تین سو روپیہ کے قریب خرچ آئیگا۔ جو لوگ چند پیسوں کے ذریعہ مجاہدینا کے ثواب میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ وہ اس وقت ثواب بڑھائیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے۔ اور ایک وقت میں بھی اسی قسم کی رائے رکھتا تھا۔ کہ ایک ہی وقت مختلف قسم کی تحریکیں پورے طور پر کامیاب نہیں ہوتی ہیں۔ مگر یہ خیال غلط ثابت ہوا ہے۔ یہ تحریک ایسی ہے۔ کہ اس میں ہر شخص آسانی سے حصہ لے سکتا ہے۔ اس مد میں چالیس کے قریب روپیہ آچکا ہے صرف ۲۶۰ روپیہ اور مطلوب ہیں۔ اشتہار چھپ رہا ہے اور مارچ ۱۹۱۱ء میں امید کی جاتی ہے کہ خدا کے فضل سے شایع ہو جاوے۔ اس کی اشاعت کیلئے یہ سوچا گیا ہے۔ کہ بلاد اسلامیہ کے تمام مدارس اور مساجد اور ہر قسم کی مستقل انجمنوں۔ لائبریریوں۔ اور اخبارات کے نام اس کی متعدد کاپیاں بھیجی جاویں۔ کیا عجب اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اس کے ذریعہ ہی بیدار کر دے اور کیا بعید

شاید کہ ہمیں بیضہ برآرد پروبال

بہرحال یہ ایک عجیب عمدہ موقعہ ہے کہ ہر بھائی اپنے مقدور کے موافق اس میں شامل ہو جاوے۔ اگر کل احمدی انجمنیں کم از کم تین تین روپیہ اس مقصد کے لئے دیدیں تو یہ کام ہو جاوے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ جن دلوں میں اس کے لئے تحریک پیدا کریگا وہ حصہ لیں گے۔ میرا کام تو فقط اتنا ہے کہ احباب تک اس نیک تحریک کو پہونچا دوں۔ اس غرض کے لئے احباب جو کچھ بھیجیں وہ ماسٹر عبدالرحمن صاحب سکرٹری سادہ سنگت کے نام بمقام قادیان روانہ کریں

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔

مَنْ اَنصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ

چند دن کا ذکر ہے کہ صبح کے قریب میں نے دیکھا کہ ایک بڑا محل ہے اور اس کا ایک حصہ گرا رہے ہیں۔ اور اس محل کے پاس ایک میدان ہے۔ اور اس میں ہزاروں آدمی پتھیروں کا کام کر رہے ہیں۔ اور بڑی سرعت سے اینٹیں پاتھتے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ کیسا مکان ہے اور یہ کون لوگ ہیں۔ اور اس مکان کو کیوں گرا رہے ہیں۔ تو ایک شخص نے جواب دیا کہ یہ جماعت احمدیہ ہے کہ اس کا ایک حصہ اس لئے گرا رہے ہیں۔ تا پرانی اینٹیں خارج کی جائیں (اللہ رحم کرے) اور کچی اینٹیں پکی کی جائیں۔ اور یہ لوگ اینٹیں اس لئے پاتھتے ہیں۔ تا اس مکان کو بڑھایا جائے اور وسیع کیا جائے۔ (یہ ایک عجیب بات تھی کہ سب پتھیروں کا منہ مشرق کیطرف تھا) اس وقت دل میں خیال گذرا تو یہ پتھیرے فرشتہ ہیں اور معلوم ہوا کہ جماعت کی ترقی کی فکر ہم کو بہت ہے۔ بلکہ فرشتے ہی اللہ تعالےٰ سے اذن پاکر کام کر رہے ہیں۔ چنانچہ میں نے سوچا کہ جو کوئی کسی کام میں اسے مدد دیتا ہے۔ تو وہ اسکا دوست اور پیارا بنجاتا ہے تو اگر ہم اس وقت ملائکہ کے کاموں میں مدد دیں گے جو خدا ہی کی مدد ہے تو ضرور ہے کہ ملائکہ کا ہم سے خاص تعلق ہو جائے اور اس تعلق کیوجہ خود ہمارے نفوس کی بھی اصلاح ہو۔ اور ملائکہ ہمارے دلوں میں کثرت سے نیک تحریکیں شروع کر دیں چنانچہ اس کے بعد اللہ تعالےٰ نے میرے دل میں دو تحریکیں پیدا کیں کہ جن سے سلسلہ کی خدمت مد نظر ہے۔ ایک تو یہ کہ طاعون شروع ہے اور اب کے سال بہت بڑھیگا۔ اس لئے ایک اشتہار دیا جائے کہ جس میں لوگوں کو اس سلسلہ کی دعوت دیجائے۔ اور چونکہ اس موقعہ پر لوگوں کے دل نسبتاً زیادہ سخت نہیں ہوتے اس لئے اللہ تعالےٰ چاہے تو بہت فائدہ ہوگا۔ اور یہ اشتہار ہزاروں کی تعداد میں کثرت سے بلاد ہند میں شائع کیا جائے۔ چنانچہ یہ اشتہار میں نے لکھکر چھپنے کیلئے دیدیا ہے جو چند دنوں تک ہی طیار ہو جائیگا۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ احمدی احباب خصوصاً جن علاقوں میں طاعون کا زور ہو۔ اس اشتہار کی کثرت سے اشاعت کریں گے۔ اور جن کے دل میں اللہ تعالےٰ یہ تحریک پیدا کرے وہ مجھ سے اشتہار طلب کریں جو فوراً ان کی خدمت میں بھیجدیا جائیگا۔ دوسری تحریک جو اللہ تعالےٰ نے میرے دل میں ڈالی ہے کہ ایک انجمن قائم کی جاوے۔ جسکے ممبران خصوصیت سے قرآن و حدیث اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تبلیغ کیطرف توجہ رکھیں اور افراد جماعت میں صلح اور آشتی پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اور اس کے ممبران اپنا دنیاوی کام کرتے ہوئے بھی اپنے آپ کو دین کیلئے وقف کر دیں یعنے ہر ایک موقعہ سے جو تبلیغ حق کا ملے فائدہ اٹھائیں اور گویا اسی فکر میں اپنے اوپر آرام و چین حرام کر دیں۔ پس اس لئے میں اس اعلان کے ذریعہ سے ہر ایک اس روح کو جو اپنے اندر حق کے پہنچانیکا جوش رکھتی ہے بلاتا ہوں کہ وہ اس کام میں مدد دے اور اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم کی امیدوار ہو۔ یاد رکھو کہ اللہ تعالےٰ کا منشاء تو پورا ہو کر رہیگا۔ یہ ایک موقعہ ہے۔ جو ہم کو دیا گیا ہے کیا جس خدا نے ایک مامور کو دنیا کی ہدایت اور رہبری کے لئے بھیجا وہ اس کے نور کو اور ہدایت کو دنیا میں نہیں پھیلائے گا۔ کیا دنیا باوجود ایک مامور من اللہ کے آنے کے تاریکی کی تاریکی ہی رہے گی۔ ہرگز نہیں ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ خدا تعالیٰ کی باتیں نہیں گرتیں۔ ہاں مبارک وہ جو اللہ تعالےٰ کے ارادوں میں اپنے ارادوں کو شامل کر دیتا ہے۔ اور جیتے جی اپنے مولا کی راہ میں اپنی خواہشوں اور امنگوں پر موت وارد کر لیتا ہے۔ یہ شخص ہے جو حقیقی زندگی بسر کرتا ہے۔ اور اس کی حیات سچی حیات ہے ورنہ وہ انسان جو باوجود اشرف مخلوقات ہونیکے سگ دنیا بنکر طمع و حرص کے مردار پر گرتا ہے۔ اور اپنے ہمسایہ اور پڑوسی سے لڑ اور جھگڑ کر اپنی زندگی بسر کرتا اس کی زندگی ہی کیا۔ اور اس کو جینے کا فائدہ ہی کیا بہتر ہوتا کہ وہ پہلے ہی نہ ہوتا کہ وہ پیدا ہی نہ ہوتا۔ اور وہ دن دور نہیں جبکہ اسے کہنا پڑے کہ ؎ یلیتنی کنت ترابا۔ پس یہ مت سمجھو کہ دنیا کی ترقیوں اور مال و جلال کے بڑھنے سے تم اپنے اصلی مقصد کو پہنچ گئے۔ بلکہ جب تک اپنی اپنے بھائی کی فکر نہ کرو اور دین کی فکر تمہیں [illegible] جان ہو کر نہ لگے تم نے اپنی جان و عمر ضائع کر دی اور قیمتی وقت بیہودہ باتوں میں کھو دیا کاش تم اتنا سمجھتے کہ جس مسافر نے دور جانا ہو اور لمبی منزل طے کرنی ہو وہ جسقدر ممکن ہو بوجھ کو ہلکا کرتا ہے اور فضول اور زائد چیزوں کو نہیں اٹھاتا۔ پس کیا افسوس ہے۔ اس پر جسے نامعلوم کیسے دشوار گذار راستوں سے گذر کر میدان حشر میں پہونچنا ہے۔ اور ہر وقت فکر میں ہے کہ جو کچھ بھی ملے وہ اپنے کندھے پر اٹھا لوں۔ دنیا کی آسائش اور عیش و عشرت کی زندگی ایک بوجھ ہے جو اس مسافر کو تھکا کر چور کر دیگا۔ اور جنت کے دروازہ تک پہنچنے سے پہلے ہی اس کی ہڈیاں توڑ دیگا۔ لیکن خدمت دین ایک ایسی سواری ہے جو ہر وقت اسے بہشت بریں کیطرف اڑائے لئے جا رہی ہے کتنے دل ہیں جو اپنے بھائیوں کے لئے غمگین ہیں۔ اور کتنی آنکھیں ہیں جو دنیا کی گمراہی کو دیکھکر چشم پر آب ہیں۔ ہاں کتنے جگر دین کی پراگندگی پر چاک چاک ہو رہے ہیں۔ اور کن کن کے گریبان ایسے پھٹے ہیں۔ کہ وہ پس سیئے ہی نہیں جاتے۔ ہمارے ہزاروں نہیں لاکھوں نہیں کروڑوں بھائی ہیں کہ جنہوں نے خدا کو بھی نہیں پہچانا۔ جو ملائکہ کے منکر ہیں جو کتب سماوی کے قائل نہیں جو رسولوں پر ٹھٹھا کرتے ہیں۔ جن کے زمانہ میں خدا کا ایک مامور آیا لیکن انہوں نے اس کی قدر نہ کی اور اپنی آنکھوں سے غفلت کی پٹی اتار کر اسے نہیں دیکھا ہم نے ان کے لئے کیا کیا۔ اور ان تک اس مجدد دین کے پاک و شیریں کلمات کے پہنچانے میں کس قدر کوشش کی۔ کیا تم نے سنا نہیں کہ خفتہ را خفتہ کے کند بیدار۔ ہم خود ہی سوتے رہے اور دنیا کی جھوٹی چمک اور زیب کی فریب وہ جلوہ آرائیوں پر مرتے رہے تو غیر کو جگانے سے پہلے بہتر ہے کہ اپنے آپ کو جگائیں اور دوسرے کی آنکھوں سے جہل کی پٹی اتارنے سے پہلے اپنی ہی آنکھوں کا فکر کریں۔ ملائکہ اس کام میں لگے ہوئے ہیں پس بہتر ہے کہ ہم بھی لہو لگا کر شہیدوں میں ملجائیں ہم کام کو [illegible] کرنا ہے۔ ہماری تو کوششیں ہی ہیں۔ اور سچی بات تو یہ ہے کہ کوشش کی توفیق بھی اللہ تعالےٰ ہی دیتا ہے ؎

ہمارا کچھ نہیں سب کچھ اُسی درگہ سے ملتا ہے

بلا حکم خدا کب ایک تنکا تک بھی ہلتا ہے

یہ مت سمجھو کہ ہم اس کام کے لائق نہیں اگر ہمت و استقلال ہو اور خدا تعالےٰ سے سچا تعلق ہو۔ تو پھر وہ خود ہی قرآن و حدیث کا علم سکھا دیتا ہے۔ حضرت اقدس فرمایا کرتے تھے کہ مجھے ایک رات میں کئی ہزار عربی الفاظ کا مادہ سکھلا دیا گیا تھا۔ پس خدا کے خزانہ وسیع ہیں۔ کمر ہمت کو چست کرو۔ اور دنیا کو کان کھولکر سنا دو کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ مگر خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دیگا۔ اسلام کا سورج گہن کے نیچے ہے خدا کے حضور میں تڑپو۔ آہ و زاری کرو تا وہ گہن دور ہو۔ اور دنیا خدا تعالےٰ کا چہرہ دیکھے اور قرآن اور رسول کریم کی عظمت اس پر ظاہر ہو اور حضرت مسیح موعود کی سچائی سے وہ آگاہ ہو۔ صاف گو بنو اور پیچ اور دھوکے کو چھوڑ دو اور صاف صاف الفاظ میں دنیا پر وہ سچائیاں ظاہر کرو جو خدا نے تم کو دی ہیں تا قیامت کے دن سبکدوش ہو کر ہم نے اپنی طرف سے تبلیغ کر دی تھی کون جانتا ہے کہ میں کل تک زندہ رہونگا۔ پس ہر ایک انسان کا فرض ہے کہ وہ کل کے آنے سے پہلے ہی اپنے خیالات کا دنیا پر اظہار کرے اور مولیٰ سے جو کچھ ہدایت پائے اس کو لوگوں پر پیش کرے پھر جسکا دل چاہے مانے اور جو چاہے انکار کر دے حضرت مسیح نے اس تبلیغ کے کام کے لئے اپنے حواریوں کو کہا تھا کہ مَنْ اَنصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ۔ آج میں بھی حضرت مسیح کے تتبع کے طور پر اپنے دوستوں کے آگے یہی کلمہ دوہراتا کہ اپنی کمر ہمت باندھکر میرے ساتھ اس کام میں شامل ہو اور جہانتک ہو سکے اس کام کو کرو۔ تا خدا تعالیٰ کی درگاہ سے انعام کے مستحق ہو یہ سلسلہ تو ضرور پھیلیگا ہی۔ لیکن ہم نے سستی دکھائی تو ہم انصار کیونکر بنیں گے۔ لیکن یہ چونکہ ایک بڑا عظیم الشان کام ہے اس لئے یہ شرط لگانی پسند کرتا ہوں کہ جس نے اس کام میں حصہ لینا ہو وہ پہلے سات دفعہ استخارہ کرلے۔ تا کہ اللہ تعالےٰ اس کے کام کا ذمہ وار ہو جائے۔ اور اگر سات دفعہ استخارہ کر لینے کے بعد اس کے دل کو اللہ تعالےٰ اس طرف جھکا دے تو پھر شوق سے انجمن میں داخل ہو۔ چنانچہ میں نے بھی اس اعلان کے پہلے خود کئی دفعہ استخارہ کیا اور نہ صرف خود ہی کیا بلکہ کئی ایک نیک اور صالح دوستوں سے بھی استخارہ کروایا۔ اور کئی دوستوں کو اس کی نسبت اللہ تعالےٰ کیطرف سے بشارات بھی ہوئیں۔ تب جاکر یہ کام میں نے شروع کیا۔ بعد استخارہ وغیرہ کرنے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح سے بھی اجازت لی۔ چنانچہ اس انجمن کے وہ قواعد جن کی پابندی ہر ایک ممبر کو لازمی ہوگی وہ بھی حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور پیش کر کے اجازت حاصل کر لی گئی ہے۔ وہ قواعد یہ ہیں۔

(۱) اس مجلس کے ہر ایک ممبر کا فرض ہوگا۔ کہ حتی الوسع تبلیغ کے کام میں لگا رہے۔ اور جب موقعہ ملے۔ اس کام میں اپنا وقت صرف کرے۔ جو اپنے گاؤں یا شہروں میں کر سکیں۔ وہاں کریں۔ جنہیں زیادہ موقعہ ملے۔ اور علاقہ میں بھی۔

(۲) ہر ایک ممبر کا فرض ہوگا کہ قرآن شریف اور حدیث کے پڑھنے پڑھانے میں کوشاں رہے۔

(۳) ہر ایک ممبر کا فرض ہوگا کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے افراد کی آپسمیں صلح اور اتحاد پیدا کرنے میں کوشاں رہے۔ اور لڑائی اور جھگڑوں سے بچے۔ خصوصاً جبکہ آپسمیں کوئی لڑائی یا جھگڑا ہو تو خود فیصلہ کرلیں ورنہ حضرت خلیفۃ المسیح سے دریافت کرلیں۔

(۵) ہر ایک قسم کی بدظنیوں سے بچے جو اتحاد اور اتفاق کو کاٹ دیتی ہیں۔

(۶) ہر ماہ کے آخر میں وہ مجھے یا جسکو اللہ تعالےٰ اس کام پر مقرر کرے اطلاع دیں کہ انہوں نے اس ماہ میں کیا کام کیا۔

(۷) ساتویں اس مجلس کے ممبر آپسمیں رشتہ اتحاد پختہ کرنے کے لئے کوشاں رہیں۔ اور تعلق بڑھانے کیواسطے ایک دوسرے کے لئے دعائیں کریں۔ اور حدیث صحیحہ کے مطابق جو قریب کے دوست ہوں ایک دوسرے کی دعوت کریں۔ اور تحادوا تحابوا۔ پر عمل کریں۔ اور عام طور سے عموماً اور ممبران سے خصوصاً ہمدردی ظاہر کریں اور بوقت مشکلات مدد کریں۔

(۸) آٹھویں تسبیح اور تحمید پر کوشش کریں اور چونکہ رسول کریم کے ہمپر لاکھوں کروڑوں احسانات ہیں۔ اسپر کثرت سے درود بھیجدیں۔ اور نماز کے علاوہ درود پڑھنے کیوقت خلفائے کا بلفظ بڑھا کر خصوصیت سے حضرت مسیح موعود کو مدنظر رکھیں۔

(۹) اس مجلس کے ممبر خصوصیت سے حضرت خلیفۃ المسیح کی فرمانبرداری کا خیال رکھیں۔

(۱۰) دسویں نمازیں پابندی اوقات سے ادا کریں اور نوافل صلاۃ و صدقہ اور روزہ کے لئے بھی کوشش کریں کیونکہ ترقیات روحانی نوافل سے ہوتی ہیں۔

جو صاحب استخارہ مقررہ کے بعد ممبر ہونا چاہیں مجھے اطلاع دیں تاکہ انکا نام درج کیا جاوے۔

آخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین۔

(خاکسار مرزا محمود احمد قادیان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

جو دیوے گا وہ پائیگا خدا سے — ہے ہمنے سنا یہ مصطفےٰ سے
ناصح کو عطا کرو عزیزو — بیزار ہو نہ اس گدا سے
صدقہ کرو تا بچو بلا سے — ہر ایک طرح کے ابتلا سے
ہو نار غضب خدا کی ٹھنڈی
محفوظ ہو آتش و بلا سے

چونکہ ہمیں آج کل ضعفاء کے مکانوں اور ان کی دیگر ضروریات کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے اس لئے ہر وقت یہی فکر دامنگیر رہتی ہے کہ کسی طرح کوئی ایسی سبیل ہو جس سے ان ضرورتوں کے لئے روپیہ ہاتھ آئے۔ تمام انسان برابر نہیں ہوتے۔ بعض تو خود بخود تلاش کرکے مستحقین کا حق پہونچا دیتے ہیں۔ بعض سوال سنکر سوالی کو رد نہیں کرتے۔ بعض تقاضے کے محتاج ہیں۔ بعض دیگر نہایت درجہ زوردار مضامین اور مطلب کے بغیر کچھ نہیں عطا فرماتے۔ لہذا ان سب کا خیال پیش نظر رکھکر وقتاً فوقتاً کچھ لکھا جاتا ہے۔ اسی ضمن میں یہ مضمون بھی شایع کیا جاتا ہے۔ جملہ احباب کو معلوم ہو کہ نماز پڑھنی بہت آسان ہے۔ لیکن خیرات دینی ذرا مشکل ہے اس کا میں نے علاج سوچا ہے کہ کسطرح دلوں کو خیرایت کے لئے مائل کیا جاوے اور کس طرح دل سے بخل کم ہو اور خیرات کیلئے فرح صدر پیدا ہو اس کا طریق یہ ہے کہ انسان غور کرے کہ گذشتہ زمانہ میں یہ کیا تھا جبکہ اسکا نام و نشان بھی نہ تھا۔ پھر اسکا کیا حال ہوا جب کہ یہ اپنے باپ کی پشت میں بطور نطفہ رہا اس وقت اس کے پاس کیا تھا۔ اور یہ اس حالت میں کس چیز کا مالک تھا۔ پھر ماں کے پیٹ میں جاگزین ہوا۔ تو کسقدر دولت مند تھا۔ پھر جب پیدا ہوا تو کسقدر روپیہ ساتھ لے نکلا تھا۔ اور جوان ہونے تک کسقدر خزانے اس نے جمع کر لئے تھے۔ پھر جب بڈھا پھوس ہو جاویگا (بشرط حیات) یہ کس چیز (جائداد) کا مالک و مختار ہوگا۔ جبکہ اس کو بگنا موتنا اور کھانا پینا بھی دشوار ہوگا پھر جب مرکر قبر میں دفن ہوگا۔ اس وقت کتنے صندوق مال و دولت کے اس کے ساتھ دفن ہوں گے۔ جن کو یہ وہاں استعمال کرے گا۔ افسوس! سب کچھ یہیں چھوڑ جاویگا۔ اور شاید وہ دولت جو اس نے عرق ریزی بلکہ بے ایمانی سے پیدا کی تھی اس کے جائز اور ناجائز ورثہ جائز اور ناجائز امور میں چند روز میں اڑا کر برباد کردیں گے۔ کاش لوگ اس بات کو سمجھ کر اکثر حصہ اپنی دولت کا بنام خدا دیکر اپنے ساتھ لے جاویں یا ہمیں دیں ہم ان کو ان کے مرنے سے پہلے اللہ تعالےٰ کے خزانہ میں جمع کرا دیں گے جو ان کو مرتے ہی اُن کا مال سپرد کر دیگا۔ بلکہ دس گن دیگا۔ اور زیادہ اخلاص سے دیں گے۔ تو سات سو گنا کرکے انہیں ملیگا۔ یا اس سے بھی زیادہ۔ باتیں تو یہ سچی ہیں بشرطیکہ خدا رسول اور قرآن پر ایمان ہو اور امام آخر الزمان و مہدی دوران کی بیعت سچے دل سے کی ہو اور اس پر قائم بھی ہو۔ اس مضمون کے زیادہ زوردار بنانے کے لئے چند احادیث رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی پیش کرتا ہوں۔

مشکوٰۃ شریف شرح مظاہر حق:۔

(۱) روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں کوئی دن کہ صبح کرتے ہیں بندے اس میں۔ مگر کہ دو فرشتے اترتے ہیں پس کہتا ایک ان میں کا یاالٰہی دے خرچ کرنے والے کو بدل۔ یعنے جو کہ مال جائز سے خرچ کرتا ہے اس کو بہت سا بدلہ دے۔ اور کہتا ہے دوسرا فرشتہ یاالٰہی دے بخیل کو تلف۔ یعنے اس کا مال برباد کر دے۔ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے۔

(۲) روایت ہے اسماء سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خرچ کر اور شمار نہ کر۔ پس شمار کریگا اللہ تجھ پر۔ اور نہ روک رکھ فقیر سے مال کہ حاجت سے زیادہ ہو پس روکیگا اللہ تجھ سے زیادتی اپنی اور دے جو ہو سکے نقل کی بخاری اور مسلم نے۔

(۳) روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے۔ فرماتا ہے اللہ تعالےٰ خرچ کر اے بیٹے آدم کے۔ خرچ کرونگا میں تجھ پر۔ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے۔ خرچ سے مراد نیک جگہ میں خرچ ہے نہ کہ بری جگہ میں۔

(۴) روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اے بیٹے آدم کے خرچ کرنا تیرا مال کو کہ زیادہ ہو حاجت سے بہتر ہے تیرے لئے اور بند کر رکھنا تیرا اس کو برا ہے تیرے لئے۔ اور نہیں ملامت کیا جائے گا تو بقدر کفایت کے اور شروع کر خرچ کرنے میں اس مال کے کہ زاید ہو حاجت تیری سے ساتھ عیال اپنے کے۔ نقل کی یہ مسلم نے

(۵) روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حال بخیل کا اور صدقہ دینے والے کا مانند حال دو شخصوں کے ہے کہ ہوں اپر دو زرہ لوہے کی۔ تحقیق چمٹائی گئی ہوں ہاتھ ان کے طرف چھاتی ان کی کے اور طرف گردن ان کی کے بسبب تنگی زرہوں کے۔ پس شروع کیا صدقہ دینے والے جبکہ صدقہ کرتا ہے صدقہ کا کھل جاتی ہے وہ زرہ اس سے اور شروع کیا بخیل نے جبکہ صدقہ کرتا ہے صدقہ کا لگجاتی ہیں اور بھنچ جاتی ہیں سب حلقے جگہ اپنی پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے۔

(۶) روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہا کہ کہا ایک شخص نے یارسول اللہ کونسا صدقہ بڑا ہے۔ از روئے ثواب کے۔ فرمایا یہ کہ تصدق کرے تو اس وقت کہ تندرست ہو۔ حرص رکھتا ہو جمع کرنے مال کی ڈرتا ہو فقر سے اور امید رکھتا ہو دولت کی اور نہ ڈھیل کر یہاں تک کہ جو وقت پہونچے جان حلق میں کہنے لگے کہ فلانے کو اتنا دینا اور فلانے کو اتنا۔ اور اس وقت مال ہوگیا ہے فلانیکا یعنے وارثوں کا۔ حاصل یہ کہ تندرستی میں دینا بہت ثواب ہے۔

(۷) روایت ہے ابی ذر رضہ سے کہ کہا پہونچا میں حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس۔ اور وہ بیٹھے تھے کعبہ کے سایہ میں۔ پس جبکہ دیکھا مجھ کو فرمایا وہ نہایت ٹوٹے میں ہیں قسم ہے پروردگار کعبہ کی پس کہا میں نے قربان ہو تم پر باپ میرا اور ماں میری۔ کون ہیں وہ فرمایا کہ بہت جمع کرنے والے مال کے مگر جس شخص نے کہ خرچ کیا ادہر ادہر یعنے ہر طرف اپنے آگے اور پیچھے اور داہنے اور بائیں اپنے اور کم ہیں وہ۔ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے۔

(۸) روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سخی قریب ہے اللہ سے۔ بہشت سے نزدیک ہے لوگوں سے دور ہے آگ سے۔ اور بخیل دور ہے اللہ سے دور ہے بہشت سے دور ہے لوگوں سے۔ نزدیک ہے آگ سے۔ اور البتہ جاہل سخی بہت پیارا ہے اللہ کو عابد بخیل سے۔ نقل کی یہ ترمذی نے۔

(۹) روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ للہ دینا آدمی کا اپنی تندرستی میں ایک درہم بہتر ہے اس کے لئے للہ دینے سو درہم کے سے نزدیک مرنے اپنے کے نقل کی یہ ابوداؤد نے۔

(۱۰) روایت ہے ابی بکر صدیق رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ داخل ہوگا بہشت میں دغاباز اور نہ بخیل اور نہ للّٰلہ دیکر احسان رکھنے والا - نقل کی یہ ترمذی نے
(۱۱) روایت ہے عائشہ صدیقہ رضہ سے یہ کہ بعض بیبیوں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی نے کہا واسطے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے کون سی ہم میں سے جلدی ساتھ آپ کے ملنے والی ہے - فرمایا جو لمبی ہے تم میں سے ہاتھ کی یعنے جو تم بہت دیتی ہے پہلے مرے گی بعد میرے - پس لی کھیاچ کہ ناپتی تھیں اس سے اور تھیں سودہ کہ بیوی تھیں حضرت کی لمبی ہاتھ والی - پھر جانا ہم نے پیچھے اس کے کہ مراد لمبائی ہاتھ سے صدقہ تھا اور تھیں جلد ملنے والی ہم میں سے ساتھ حضرت کے زینب اور تھیں زینب دوست رکھتی تھیں خیرات کو نقل کی یہ بخاری نے
(۱۲) روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اس وقت کہ کھڑا تھا ایک شخص جنگل کی زمین میں پس سُنی ایک آواز ابر میں کہ کہتا ہے کوئی پانی دے فلان شخص کو باغ کو - پھر ایک طرف چلا ابر - پس ڈالا پانی اپنا پتھروں کی زمین میں پس ناگہاں ایک نالی نے ان نالیوں میں سے تحقیق جمع کیا پانی سارا پس پیچھے چلا وہ شخص پانی کے پس ناگہاں ایک شخص کھڑا ہوا اپنے باغ میں پھیرتا تھا پانی کو ساتھ بیلچہ اپنے کے پس کہا اس شخص نے واسطے اس کے - اے بندے خدا کے کیا ہے نام تیرا - کہا میرا نام فلانا ہے وہ نام لیا کہ سنا تھا ابر میں - پس کہا باغ والے نے پوچھنے والے کو - اے بندے خدا کے کیوں پوچھتا ہے مجھ سے نام میرا - پس کہا اس واسطے کہ سُنی تھی میں نے آواز اس ابر میں کہ یہ پانی کہ اس ابر کا ہے کہ کہتی تھی وہ آواز اس ابر کو پانی دے فلانے باغ کو واسطے نام تیرے کے - پس کہا کرتا ہے کیا لیکن اسوقت کہ کہا اور پوچھا تو نے یہ تو کہتا ہوں میں تجھ سے کہ پس تحقیق میں دیکھتا ہوں طرف اس چیز کی کہ حاصل ہوتی ہے باغ سے - پس للّٰلہ دیتا ہوں میں تہائی اس کا اور کھاتا ہوں میں اور کنبہ میرا تہائی اور لگاتا ہوں میں تہائی اس باغ میں - نقل کی یہ مسلم نے -
(۱۳) روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہ انہوں نے سُنا رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم کو کہ فرماتے تھے کہ تحقیق تھے بنی اسرائیل میں تین شخص - ایک کوڑہی - دوسرا گنجا - تیسرا اندھا - پس ارادہ کیا اللہ تعالےٰ نے یہ کہ آزماوے ان کو کہ شکر کرتے ہیں یا نہیں پس بھیجا طرف ان کی ایک فرشتہ پس آیا وہ کوڑہی کے پاس - پس کہا اس نے کونسی چیز بہت پیاری ہے طرف تیرے - کہا کوڑہی نے - رنگ اچھا اور پوست بدن کا اچھا اور جاتی رہے مجھ سے وہ چیز کہ گھنیاتے ہیں مجھ سے لوگ یعنے کوڑھ جاتی رہے - فرمایا حضرت نے - پس ہاتھ پھیرا فرشتے نے اس پر پس دور ہوئی اس سے گھن اس کی یعنے کوڑھ اور دیا گیا رنگ اچھا اور پوست اچھا - کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت محبوب ہے طرف تیرے کہا اونٹ یا کہا گائیں - شک کیا اسحٰق نے کہ راوی حدیث کا ہے مگر یہ کہ کوڑہی نے کہا ایک نے انہیں سے اونٹ اور کہا دوسرے نے گائیں یعنے شک فقط تعین ہے کہ اس نے کیا کہا - اور اس نے کیا کہا - فرمایا حضرت نے پس دیا گیا اونٹنیاں حاملہ - پھر کہا فرشتے نے برکت دے اللہ تعالےٰ تیرے لئے اس میں فرمایا

حضرت نے - پھر آیا فرشتہ گنجے کے پاس - پس کہا - کیا چیز بہت محبوب ہے طرف تیرے کہا بال اچھے اور دور ہو جاوے مجھ سے یہ چیز کہ گھن کھاتے ہیں مجھ سے لوگ - فرمایا حضرت نے - پس ہاتھ پھیرا فرشتہ نے اس کے سر پر - پس جاتا رہا اس سے گنج - فرمایا حضرت نے اور دیا گیا بال اچھے - پس کہا فرشتے نے - پس کونسا مال بہت پیارا ہے - طرف تیرے کہا گائیں - حمل والیاں - کہا فرشتے نے برکت دے اللہ تعالےٰ تجھ کو ان میں - فرمایا حضرت نے پھر آیا فرشتہ اندھے کے پاس - پس کہا کونسی چیز بہت محبوب ہے طرف تیرے کہا یہ کہ دے اللہ طرف میرے بینائی میری - پس دیکھوں میں ساتھ اس کے لوگوں کو - فرمایا حضرت نے پس پھیرا فرشتہ نے اس پر ہاتھ پس عنایت کی اللہ نے اس کو بینائی اس کی - کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت پیارا ہے طرف تیرے کہا بکریاں پس دیا گیا بکریاں بہت بچے دینے والیں پس بچے دیے کوڑہی نے اور گنجے نے اونٹوں کے اور گاؤں کے - اور بچے لئے اندھے بکریوں کے پس ہوا کوڑہی کیلئے ایک جنگل اونٹوں کا - اور گنجے کے لئے ایک جنگل گائیوں کا اور اندھے کے لئے ایک جنگل بکریوں کا - فرمایا - پھر فرشتہ آیا کوڑہی کے پاس بیچ صورت اپنی کے اور ہیئت اپنی کے یعنے جس صورت و ہئیات میں پہلے اُس پاس آیا تھا - اُسی طرح پھر آیا - پس کہا اس فرشتے نے کہ میں مرد مسکین ہوں جاتا رہا مجھ سے اسباب سفر میرے میں - پس نہیں پہونچا ہو سکتا مجھ کو آج یعنے منزل مقصود کو - مگر ساتھ عنایت اللہ کے - پھر بسبب تیرے مانگتا ہوں تجھ سے بواسطہ اس ذات کے کہ دیا تجھ کو رنگ اچھا اور جلد اچھی اور مال ایک اونٹ یعنے مانگتا ہوں اونٹ کہ پہونچوں میں بہ سبب اس کے اپنے سفر میں اپنے مقصود کو - پس کہا کوڑہی نے حق بہت ہیں مجھے ایک اونٹ نہیں پہونچ سکتا - اس نے یہ بات جھوٹ کہی اس کے ٹالنے کیلئے - پس کہا فرشتے نے تحقیق گویا کہ میں پہچانتا ہوں تجھ کو کیا نہ تھا تو کوڑہی کہ گھنیاتے تھے تجھ سے لوگ - اور محتاج تھا - پس دی تجھکو اللہ نے صحت و مال پس کہا کوڑہی نے سوا اس کے نہیں کہ وارث گردانا گیا ہوں میں اس مال کا باپ دادا سے - پس کہا فرشتے نے اگر ہے تو جھوٹا پس کردے تجھ کو اللہ طرف اس حالت کے کہ تھا - کہ تو یعنے کوڑہی محتاج - فرمایا حضرت نے کہ آیا فرشتہ گنجے کے پاس پہلی صورت اپنی میں پس کہا اس کو مانند اس چیز کے کہ کہا تھا کوڑہی کو - اور جواب دیا گنجے نے جیسا جواب دیا کوڑہی نے - پھر کہا فرشتے نے اگر ہے تو جھوٹا پس کردے تجھکو اللہ جیسا تھا - تو فرمایا حضرت نے اور آیا حضرت اندھے کے پاس بیچ صورت اپنی اور شکل اپنی پہلی کے پھر کہا کہ میں مرد مسکین ہوں اور مسافر ہوں جاتا رہا میرے پاس سے اسباب بیچ سفر میرے کے - پس نہیں پہونچ سکتا میں اب مگر ساتھ عنایت اللہ کے - پھر بہ سبب تیرے مانگتا ہوں میں تجھ سے بواسطہ اس ذات کے کہ دی تجھکو بینائی تیری بکری - یعنی ایک بکری مانگتا ہوں کہ پہونچوں میں بہ سبب اس کے سفر اپنے میں پس کہا اندھے نے تحقیق تھا میں اندھا پھیری اللہ نے طرف میری بینائی میری - پس لے جو چاہے تو اور چھوڑ جو چاہے

پس قسم ہے اللہ کی نہیں تکلیف دونگا - تجھ کو آج واسطے پھیرنے اس چیز کے کہ لے تو واسطے اللہ کے پھر کہا فرشتے نے رکھ تو مال اپنا یعنے اپنے پاس - پس تو اس کے نہیں کہ آزمائش کئے گئے تم یعنے امتحان کیا اللہ تعالےٰ نے تم کو کہ آیا تم کو اپنا حال یاد ہے یا نہیں اور شکر کرتے ہو یا نہیں - پس تحقیق رضا کی گئی تجھ سے اور غصہ کیا گیا اوپر دونوں یاروں تیرے کے - نقل کی یہ بخاری و مسلم نے -

فقط اتنا لکھنا کافی ہے عقلمند آدمی اس سے نصیحت حاصل کر سکتا ہے اور مچلے کے لئے تو سارا قرآن شریف بھی کافی نہیں ان احادیث میں ہمارے احباب کو غور فرمانا چاہیئے - اور نصیحت حاصل کرنی چاہیئے - اور اللہ تعالےٰ کا شکر بجالا کر ضعفاء قادیان کی دستگیری کے لئے کمر ہمت چست باندھنی مناسب ہے ہمت مرداں مدد خدا مثل مشہور ہے - یہیں ضعفاء کے مکانوں کے لئے بہت تکلیف ہے - اللہ تعالےٰ آسان فرمادیگا

؎ بر رسولاں بلاغ باشد و بس

(ناصر نواب از قادیان)

نظم ناصر

آماہ نہیں قرار دلِ بے قرار کو
جنگل میں جاتا ہے کبھی آتا ہو شہر میں
ناصر بتا کہ تجھکو یہ کیا ہو گیا ہے آہ!
لاہور میں کبھی کبھی پشاور میں ہے تو
بنگالہ میں کبھی کبھی مدراس میں ہے تو
دکن میں ہے کبھی کبھی بمبئی میں تو
کس کی تلاش ہو تیرا دل کس سے ہے لگا
معلوم حال ہو تو کریں ہم بھی کچھ مدد
اید وستو! اہتمیں کیا میں بتاؤں اپنا حال
درکار جیسیں زر ہے مجھے زر کی ہو تلاش
زر کی طلب میں پھرتا ہوں ہر سمت بھاگتا
آ بیگی ایکدن میرے مولا کی بس مدد
مسجد کو لگگئی ہے شفاخانہ بھی بنا
کچھ دوستوں کیواسطے بنجاویں تھوڑی گھر
بیمار عورتوں کیلئے اک مکان ہو
ہول میری زندگی میں یہ طیار کل مکان
مقدور ہو تو لاؤ اور پیسہ کرو مدد
تم دو نہ دو وہ دیویگا عاجز کو بالضرور
تم سے نہیں سوال میرا اس کو ہے سوال
تم کے نام پر میں سوالی بنا ہوں اب
اللہ کا جو ہے وہ مجھے دیگا اسکے نام
عاقل خدا کے نام پر دیتے ہیں مال و زر
کوشش سے مجکو کام ہے کرتا ہوں میں جلد
پیر الحسن کی نہ ہو تعریف کی خوشی
مولا ہی کے ہو فضل کا ناصر کو انتظار

جبتک کہ دیکھ لیوے نہ وہ اپنے یار کو
دیوانہ وار دوڑتا ہے کوہسار کو
شہروں میں پھرتا ہو کبھی جاتا ہو [illegible]
جاتا ہے چھوڑ چھاڑ کے [illegible]
کرتا ہے تو تلاش کسی گل عذار کو
دریا کو دیکھتا ہے کبھی آبشار کو
اید وست کچھ زبان پر تو لا حال زار کو
تدبیر سے نکالیں تیرے دل کے غبار کو
ہوا اختیار میں کیا ایسے کار کو
کرتا ہوں اس میں صرف میں لیل و نہار کو
تم دیکھتے ہو میرے صبر و سہار کو
پھر دیکھ لوگے تم میرے اس کاروبار کو
کر لوگے تم ملاحظہ میری بہار کو
دیکھو گے اپنی آنکھ سے اُنکی قطار کو
جانیگے کبھی نہ مرد کوئی انکے دار کو
میں بامراد دیکھ لوں ان ہر چہار کو
دولت کرو نثار کرو شاد یار کو
ٹھنڈا کریگا یار میرے دل کی نار کو
رکھا ہی ہو سے طاق پر سب ننگ و عار کو
گل جانتا ہوں میں راہِ مولا میں خار کو
خالی نہیں خدا نے کیا روزگار کو
اور بیوقوف دیتے ہیں پیسے سونار کو
میں جیت ہی سمجھتا ہوں اس راہ میں ہار کو
اک دہن سی لگگئی ہی ہے اس خاکسار کو
وہ خود کریگا دور اب اس انتظار کو